عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY — KHATM-E-NUBUWWAT — KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۸ تا ۱۴ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۲ تا ۸ فروری ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۳۷

Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس

اکھنڈ بھارت مرزائی عقیدہ

سی آئی اے کی طرف سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی کردار کشی کی مہم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیاں

قیمت: ۵ روپے

فجر کی سنتوں کی تقدیم و تاخیر پر علمی بحث :

س..... دو سنت فجر، فرض نماز کھڑی ہونے کے بعد پڑھنا کیسا ہے؟! اس سلسلہ میں ایک دفعہ آپ کو تحریر کیا تھا جس میں حضرت نے حدیث تقریری پر حدیث قولی مقدم ہوتی ہے اور صحابہؓ کے آثار بھی موجود ہیں کہ قیام فرض کے بعد، جماعت میں شامل ہونے سے قبل دو سنت پڑھنا بہتر ہے ورنہ طلوع شمس کے بعد پڑھے۔

۱..... قولی کے سنت فجر بعد طلوع شمس پڑھو۔ (ترمذی جلد اول)

۲..... قولی حدیث، کہ سنت فجر بعد جماعت پڑھو، اگر جماعت کھڑی ہو جائے۔ (صحاح ستہ کی کسی کتاب میں ہے)

۳..... فرض نماز کھڑی ہونے کے بعد کوئی نماز نہیں۔

۴..... سنت کو جماعت کے درمیان پڑھنا مکروہ ہے۔ (در مختار جلد اول)

۵..... صبح کے فرض کے بعد سنت پڑھ سکتا ہے۔ (ہدایہ جلد ا۔ شرح وقایہ)

۶..... جس نے فجر تنہا شروع کی اور پھر تکبیر کہی گئی تو نماز توڑ ڈالے اگر چہ ایک رکعت پڑھ چکا ہو۔ (شرح وقایہ، ہدایہ)

(جب فرض نہیں پڑھ سکتا تو سنت کیوں پڑھے)

اب صرف یہ پوچھنا ہے کہ قولی حدیث دونوں طرف ہے۔ تقریری حدیث کا قاعدہ ساقط ہو گیا۔ ہماری فقہ بھی اس بات کی اجازت دے رہی ہے کہ صبح کی نماز کے بعد دو سنت پڑھ سکتا ہے اگر بوقت ضرورت ہم بھی ایسا ہی کر لیں تو کیا حرج ہے؟! اگر وقت ہو تو بعد طلوع شمس ادا کر لیں۔

ج..... ہمارے ائمہ کے نزدیک بالاتفاق فجر کی قضا شدہ سنتوں کو فرض کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنے کی اجازت نہیں۔ آپ نے نمبر ۵ پر ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالہ سے جو لکھا ہے کہ "صبح کے فرض کے بعد سنت پڑھ سکتا ہے۔" یہ صحیح نہیں۔ میں نے ہدایہ شرح وقایہ دونوں کو لکھا، دونوں میں ممانعت لکھی ہے۔ ہدایہ کی عبارت یہ ہے :

"و اذا فاتته ركعتا الفجر لا يقضيهما قبل طلوع الشمس لانه يبقى نفلاً مطلقاً وهو مكروه بعد الصبح۔"

(ہدایہ ص ۱۳۲، ج ۱، باب ادراک الفریضہ)

۱- قولی حدیث طلوع شمس کے بعد پڑھنے کی ترمذی (ص ۵۷، ج ۱- باب ماجاء في اعادتهما بعد طلوع الشمس) کی ہے۔

یہ روایت مستدرک حاکم (ص ۲۷۴، ج ۱) میں بھی ہے۔ امام حاکم اور علامہ ذہبی نے اس کو "صحیح" کہا ہے۔

۲- قولی حدیث "سنت فجر بعد نماز پڑھو" مجھے کسی کتاب میں نہیں ملی۔ البتہ ایک واقعہ ابوداؤد اور ترمذی میں ہے کہ "ایک شخص نے فجر کی نماز کے بعد سنتیں پڑھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "صبح کی چار رکعتیں ہیں؟" اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔" فرمایا: "فلا اذن" (پھر نہیں)۔ یہ روایت اول تو کمزور ہے علاوہ ازیں ہمارے نزدیک اس کا یہ مطلب ہے کہ: "تب بھی جائز نہیں۔"

۳- یہ حدیث صحیح ہے کہ: "جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض کے سوا کوئی اور نماز نہیں" اسی لئے ہمارے ائمہ احناف فرماتے ہیں کہ مسجد میں نہ پڑھی جائیں، بلکہ خارج مسجد یا کسی اوٹ میں پڑھی جائیں۔ جیسا کہ آپ نے نمبر ۴ میں در مختار سے نقل کیا ہے۔ عین صف میں پڑھنا مکروہ ہے۔

۵- جماعت کی نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہونے کا حکم ہے۔ کیونکہ تنہا نماز کے بجائے جماعت کے ساتھ پڑھے گا، لیکن سنت چھوڑ کر جماعت میں شریک ہوگا تو سنتیں قضا ہو جائیں گی۔ جب کہ ان کے پڑھنے کی تاکید ہے۔ بہر حال فجر کے بعد سنتیں پڑھنے کی اجازت نہیں۔ متواتر احادیث میں فجر اور عصر کے بعد نماز کی ممانعت آئی ہے۔

سنتیں پڑھنے کے دوران اذان یا اقامت کا ہو جانا :

س..... اذان یا اقامت ہو تو سنتوں کی نماز ختم کر دینی چاہئے یا نہیں؟

ج..... اذان پر سنتوں کی نماز ختم کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اقامت کے بارے میں سوال ہو سکتا ہے؟! اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر غیر مؤکدہ سنتوں یا نفلوں کی نیت باندھ رکھی ہو تو دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے اور اگر ظہر یا جمعہ سے پہلے چار سنتیں پڑھ رہا تھا کہ ظہر کی نماز کھڑی ہو گئی، یا جمعہ کا خطبہ شروع ہو گیا تو ان کو پورا کرے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے دوگانے میں ہو تو دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے اور بعد میں چار رکعتوں کی قضا کرے اور اگر دوسرے دوگانے میں ہو تو چار رکعتوں کو پورا کر لے۔ درمیان میں نہ توڑے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوۃ

۲۸ تا ۳ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۲ تا ۲۸ فروری ۲۰۰۱ء

جلد: ۱۹ شمارہ: ۳۷

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

بیادگار

- ☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
- ☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
- ☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
- ☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
- ☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
- ☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
- ☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
- ☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
- ☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
- ☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۵۹۰۰
کراچی پاکستان ارسال کریں

اس شمارے میں

- قادیانیت، عیسائیت گٹھ جوڑ .... (اداریہ) 4
- اکھنڈ بھارت ... مرزائی عقیدہ .... (جناب محمود الحسن قریشی) 6
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس .... (حافظ محمد سعید لدھیانوی) 9
- سی آئی اے کی طرف سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی کردار کشی کی مہم!! (جناب محمد اکرم فضل) 11
- مولانا محمد لقمان علی پوری صاحب طرز خطیب! .... (مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی) 14
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیاں .... (نمائندہ خصوصی) 16
- حجاج کرام متوجہ ہوں .... (جناب ڈاکٹر محمود صاحب) 20
- صراط مستقیم .... (مفتی محمد جمیل خان) 22
- انگوٹھی پہننے میں غیر مسلموں سے مشابہت .... (حافظ محمد امیر معاویہ) ?6

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیت، عیسائیت گٹھ جوڑ

ہماری اطلاعات کے مطابق دنیا بھر کی غیر مسلم قومیں متحد ہو گئی ہیں کہ کسی طرح اسلام کے اثر و رسوخ کو ختم کیا جائے، اس سلسلہ میں قادیانیوں، گوہر شاہیوں اور یوسف ملعون اور عتیق الرحمٰن گیلانی جیسے لوگوں کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پاکستان میں خاص طور پر قادیانیوں کی نہ صرف سرپرستی کی جارہی ہے بلکہ ان کو ہر قسم کی امداد دے کر پاکستان میں قادیانی یا عیسائی اسٹیٹ بنانے اور منوانے پر عمل کرایا جارہا ہے۔ انڈونیشیا کی طرح پاکستان میں شرارت کا جال پھیلایا جارہا ہے اس صورت حال کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکمرانوں پر واضح کردیا ہے کہ جس طرح ۵۳ء، ۷۴ء اور دیگر مواقع پر علمأ کرام نے ان منصوبوں کو ناکام بنایا اور پاکستان کے اسلامی تشخص کی حفاظت کی آئندہ بھی کرتے رہیں گے اور قادیانیوں کی شرارتوں کو کسی صورت میں پنپنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ اس وقت امریکہ غنڈہ گردی پر آرہا ہے اور اس کی کوشش ہے کہ کسی طرح اسلام کو ختم کرے۔ اس لئے ۲۹۵-سی اور دیگر اسلامی قوانین کو ختم کرنے کے مطالبات ہوتے ہیں لیکن حکومت پر ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اسلامی دفعات اور قوانین کے سلسلہ میں کسی قسم کے دباؤ کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

افغانستان پر بلاجواز پابندی کو غیر موثر بنانے کے لئے اقدامات کی ضرورت

سرزمین افغانستان پر جب سے طالبان نے نفاذ شریعت کے ذریعہ امن وامان قائم کیا اور نفاذ شریعت کے عمل کو مکمل کیا ہے، اس وقت سے پوری دنیائے کفر ان کو مٹانے کے در پے ہے۔ امریکہ بہادر نے اسامہ بن لادن کا بہانہ بنا کر دو سال قبل ستر میزائل داغے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ذلیل کیا اور چند شہریوں کو نقصان پہنچانے کے علاوہ کچھ نہ ہو سکا۔ امیر المومنین ملا محمد عمر نے واضح طور پر امریکہ کے تینوں مطالبات غیر شرعی ہونے کی بنا پر مسترد کردیے:

(۱) اسامہ بن لادن افغانستان کا مہمان ہے اور مسلمان جان قربان کر سکتا ہے لیکن اپنے مہمان پر آنچ آنے نہیں دیتا۔

(۲) عورتوں کو اسلامی تعلیمات سے زائد آزادی نہیں دی جاسکتی۔

(۳) این جی اوز کو غیر اسلامی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

آج دو سال ہو گئے ہیں، امریکہ اقوام متحدہ کے ذریعہ پوری دنیا پر جبر کر رہا ہے کہ وہ افغانستان کے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کردیں۔ ایک سال پہلے اقتصادی پابندیاں عائد کیں، جب امیر المومنین ملا محمد عمر نے پرواہ نہیں کی اور افغانستان کے مسلمانوں نے صبر واستقامت کا مظاہرہ کیا اور اقتصادی پابندیوں کی پرواہ نہیں کی، جس پر امریکہ بہادر نے دباؤ بڑھانے کے لئے اقتصادی پابندیاں سخت کردی ہیں، وہ پاکستان پر بھی دباؤ بڑھا رہا ہے کہ وہ طالبان حکومت سے تعاون ترک کردے، جس پر جمعیت علمأ اسلام اور دیگر دینی جماعتوں نے احتجاج کیا ہے۔ جمعیت علمأ اسلام نے ملک گیر مظاہرے کئے، کراچی میں مظاہرے کی قیادت مولانا فضل الرحمٰن نے خود کی۔ پشاور میں مولانا عبدالغفور حیدری نے اور دیگر رہنماؤں نے دوسرے

ختم نبوۃ

مقامات پر قیادت کی۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے اکوڑہ خٹک میں دینی جماعتوں کا اجلاس بلا کر افغانستان کونسل تشکیل دی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر جماعتوں نے اپنے اپنے پلیٹ فارم سے اور علمأ کرام کے مشترکہ پلیٹ فارم علمأ کونسل کی جانب سے احتجاجی مہم شروع کی ہے اور طالبان کے ساتھ بھرپور تعاون کے لئے کام کررہے ہیں۔ اس لئے ہم حکومت پر واضح کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر حکومت نے افغانستان پر کسی صورت میں پابندی عائد کی تو علمأ کرام اور پاکستان کے مسلمان اس کو کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے، اور حکومت کے لئے اپنی بقا کا تحفظ مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے پاکستان واضح اعلان کردے کہ وہ ان پابندیوں کو کسی صورت میں قبول نہیں کرے گا اور اب پوری دنیا کے مسلمان امریکہ کی مذمت کے لئے احتجاج کریں اور اس کے خلاف مہم چلا کر دباؤ ڈالیں کہ وہ ان پابندیوں کو واپس لے۔ اس کے ساتھ ہی علمأ کرام اور پاکستان کے مسلمان گھر گھر افغانستان کے لئے امدادی مہم شروع کریں، ان کو ضروریات زندگی کی چیزیں پہنچائیں، افغانستان کی تعمیر نو میں بھرپور حصہ لیں۔ علمأ کرام اور مسلمانوں نے اس وقت ان پابندیوں کو مسترد نہ کیا تو پھر امریکہ اور لادین دشمن قومیں مسلمانوں کو کسی صورت میں چین لینے نہیں دیں گی اور مسلمانوں کے لئے تحریک آزادی، اسلامی نظام کا نفاذ اور شریعت کے اقدامات پر عمل کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اس وقت افغانستان اسلامی ریاست کو بچانا تمام مسلمانوں کی مذہبی ذمہ داری ہے۔ اس وقت تاریخ علمأ کرام کے کردار کی منتظر ہے۔

علمأ کونسل کا اجلاس...... نفاذ شریعت اور ۷۳ء کے آئین کے تحفظ کا عزم

علمأ کونسل کا ایک اہم اجلاس جامعہ قاسمیہ فیصل آباد میں منعقد ہوا جس میں تمام دینی جماعتوں کے اہم عہدیدار اور مبصرین نے بھرپور شرکت کی۔ اجلاس کو کامیابی کے لئے مندوبین اور جماعتوں کے سربراہوں نے جس انداز میں حسن اخلاق کا مظاہرہ کیا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جلد ہی اس اجلاس کے دوررس نتائج ظاہر ہوں گے۔ اجلاس میں توہین رسالت کے قانون کے خلاف گوہر شاہی اور آل فیتھ اسپریچول موومنٹ کے مظاہروں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ اقلیتوں اور اسلام دشمن قوتوں کو آئین کا پابند بنائے ورنہ علمأ کرام مجبور ہوں گے کہ وہ ان کو خود لگام دیں۔ اجلاس میں قوم پرستوں کی جانب سے ۷۳ء کے آئین کو ختم کرنے کے مطالبہ کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی گئی، کیونکہ یہ پاکستان کے استحکام کی حمایت اور اسلامی احکامات اور قادیانیت سے متعلق ترامیم کی وجہ سے اہم حیثیت رکھتا ہے۔ اس آئین کا تحفظ پاکستان میں اسلامی تشخص کا تحفظ ہے۔ بقول مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کہ : ”اگر پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کرنا چاہیں تو ۷۳ء کے آئین میں اس کا انتظام موجود ہے“۔ اس لئے جو لوگ ۷۳ء کے آئین کی مخالفت کرتے ہیں وہ پاکستان اور اسلام کے مخالف ہیں وہ آئین کی مخالفت کو ترک کردیں یا پاکستان سے ہجرت کرجائیں۔ ان علمأ کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاکستان میں کسی صورت میں قادیانیت، عیسائیت اور یہودیت کے منصوبوں کو کامیاب ہونے نہیں دیا جائے گا۔ اجلاس میں علمأ حق کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ علمأ حق، علمأ دیوبند کے اعتماد اور اشتراک عمل کے لئے علمأ حق کا مشن جاری رکھا جائے گا۔ آئندہ اجلاس جامعہ تعلیم القرآن راولپنڈی راجہ بازار میں ۲۱/مارچ ۲۰۰۱ء منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس حضرت مولانا عبدالمجید کہروڑپکا کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

ختم نبوۃ

محمود الحسن قریشی

اکھنڈ بھارت ___ مرزائی عقیدہ

بھارتی صحافی جمنا داس اختر کے انکشافات:

تحریک تحفظ ختم نبوت کے اکابر شروع دن سے قوم اور حکمرانوں کو خبردار کرتے چلے آرہے ہیں کہ: "مرزائی اکھنڈ بھارت" کے حامی ہیں اور اس کا قیام بشیر الدین کے جھوٹے الہام کی بنیاد پر ان کے عقیدہ میں شامل ہے۔ اگر مرزائی اس مقصد میں کامیاب نہ ہوئے تو ان کی بھرپور کوشش ہوگی کہ **پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ بنایا جائے کیونکہ قادیانی مذہب کی نشرواشاعت اور تبلیغ کے لئے ایک لادین ریاست کا ہونا ضروری ہے۔** اسی لئے جہاں مرزائی اپنی بھرپور توانائیاں پاکستان توڑنے میں صرف کر رہے ہیں، وہاں ان کی کوشش یہ بھی ہے کہ بعض لادین سیاسی لیڈروں سے گہرے روابط قائم کر کے پاکستان کی اسلامی حیثیت کو ختم کیا جائے اور اسے سیکولر اسٹیٹ **قرار دلوایا جائے۔** یہ ایک گھناؤنی سازش ہے، جس کو پروان چڑھانے کے لئے نہ صرف لادین اور ملک دشمن سیاست دانوں کو خریدا گیا بلکہ بے ضمیر قلم فروشوں کے ایک طائفہ خبیثہ سے بھی سودابازی کی گئی، جس کے تحت نام نہاد دانشور اپنے اخباری کالموں، فضول قسم کے مقالات اور کرائے پر لکھے جانے والے مضامین میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ: "قائداعظم پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ بنانا چاہتے تھے۔" حالانکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ دوسری طرف اسرائیل واحد ملک ہے جو یہودیت کے نام پر وجود میں آیا لیکن مرزائیوں نے پاکستان کے استحکام وبقا کی بجائے اسرائیلی مفادات کے تحفظ کے لئے کام کیا، جس کا ثبوت اسرائیل میں قادیانی مشن کا قیام ہے۔ یہ قادیانیوں کی منافقانہ اور مسلم کش پالیسیاں ہی تھیں جن کی وجہ سے ہمیشہ پاکستان کو نقصان پہنچا۔ ایم ایم احمد (قادیانی) نے اقتصادی مشیر کی حیثیت سے ملک کی اقتصادی پالیسیوں کو برباد اور کھوکھلا کر کے رکھ دیا اور آنجہانی سر ظفر اللہ نے وزارت خارجہ میں رہ کر ملک دشمن خارجہ پالیسیاں بنائیں اور وزارت خارجہ کو مرزائیت کی تبلیغ کے لئے وقف کر دیا۔ اس نے قائداعظم کی وفات پر اس لئے جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا کہ وہ قادیانی عقیدہ کے مطابق تمام مسلمانوں اور قائداعظم کو کافر سمجھتا تھا۔ سر ظفر اللہ نے قائداعظم کا ساتھ کیوں دیا؟ وہ مسلم لیگ میں کس لئے شامل ہوا؟ ممتاز بھارتی صحافی جمنا داس اختر نے اپنے ایک کالم میں اس راز سے پردہ اٹھایا ہے، جسے روزنامہ جنگ لاہور نے ۲۴/ مئی کی اشاعت میں صفحہ اول پر کچھ اس طرح سے شائع کیا ہے:

☆ "سر ظفر اللہ بھارت میں ہی رہنا چاہتے تھے۔

☆ سردار پٹیل کی مخالفت کے باعث انہوں نے قائداعظم سے سمجھوتہ کر لیا۔

☆ انہوں نے بتایا تھا کہ پاکستان میں قادیانیوں کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔"

"نئی دہلی (رپورٹ: مقبول دہلوی) بھارت کے صحافی جمنا داس اختر نے اپنے کالم میں لکھا ہے کہ: پاکستان کے سابق قادیانی وزیر سر ظفر اللہ خان تقسیم ہند کے خلاف تھے۔ خلیفہ قادیانی مرزا بشیر الدین محمود تقسیم ہند سے بہت پہلے کانگریس کے بہت نزدیک آگئے تھے۔ تقسیم ہند سے دو سال پہلے انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے خلیفہ قادیانی نے کانگریس کی تعریف کی تھی۔ وہ احمدیوں کو انڈین کانگریس میں شرکت کرنے کی ہدایت جاری کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے کہ سر ظفر اللہ خان نے خلیفہ قادیان کو بتایا تھا کہ برطانوی حکومت ہند کو بہر صورت تقسیم کرنا چاہتی ہے اور پاکستان میں قادیانیوں کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس لئے احمدیوں کو بھارت میں ہی رہنا چاہئے۔ مگر سردار پٹیل نے سر ظفر اللہ خان کو انڈین وزارت میں لئے جانے کی تجویز کی شدید مخالفت کی اور یوں سر ظفر اللہ خان نے قائداعظم سے سمجھوتہ کر لیا اور مسلم لیگ میں شامل ہو کر عبوری وزارت میں شامل ہو گئے۔"

اس پوری خبر میں بہت سے سوالات کا شافی جواب موجود ہے۔ قادیانیوں نے پاکستان کا ساتھ صرف اپنا سیاسی مفاد حاصل کرنے کے لئے دیا بلکہ شروع دن سے ہی اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ پاکستان کا خاتمہ اور اکھنڈ بھارت کا وجود نہ صرف قادیانیوں کی سیاسی ضرورت ہے بلکہ ان کا مذہبی عقیدہ بھی ہے اور اسی عقیدے کے تحت یہ "عارضی پاکستان" کے حامی بنے اور اب اسی عقیدہ کے تحت اسے توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے ثبوت مرزا بشیر الدین محمود کا وہ الہام ہے جو ان کے اپنے اخبار "الفضل" قادیان میں شائع ہوا۔ اکھنڈ بھارت کا پورا الہام ملاحظہ فرمائیں:

"امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ترین الہام :

اکھنڈ ہندوستان

مجلس عرفان مورخہ ۳ ماہ شہادت

قادیان ۳ / ماہ شہادت۔ آج بعد نماز مغرب حضور نے چودھری اعجاز نصر اللہ صاحب ابن جناب چودھری اسداللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء کا نکاح محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت خلیفہ عبدالرحیم صاحب جموں کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور دعا فرمائی اور اس کے بعد مجلس میں رونق افروز ہو کر جو ارشادات فرمائے ان کا مخلص پیش کیا جاتا ہے :

ابتداً میں حضور نے اپنا ایک رویا بیان فرمایا۔ جس میں ذکر تھا کہ گاندھی جی آئے ہیں اور حضور کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر لیٹنا چاہتے ہیں...... اور ذرا سی دیر لیٹنے پر اٹھ بیٹھے اور گفتگو شروع کر دی۔ دوران گفتگو حضور نے گاندھی جی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے اچھی زبان اردو ہے۔ گاندھی جی نے بھی اس کی تصدیق کی۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا دوسرے نمبر پر پنجابی ہے۔ گاندھی جی نے اس پر اظہار تعجب کیا، مگر مان گئے۔ اس کے بعد رویا میں نظارہ بدل گیا اور حضور گاندھی جی کے کہنے پر عورتوں میں تقریر کرنے کے لئے تشریف لے گئے، مگر وہ بہت تھوڑی آئی ہوئی تھیں، اس لئے حضور نے تقریر نہ فرمائی۔

اس رویا کی تعبیر میں حضور نے فرمایا کہ یہ موجودہ فسادات سے متعلق ہے اور اس سے پتہ لگتا ہے کہ ہندو مسلم تعلقات اس حد تک نہیں پہنچے کہ صلح نہ ہو سکتی ہو۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جلد کوئی بہتر صورت پیدا ہو جائے، اس کے بعد ایک دوست نے اپنی دو خوابیں بیان کیں جو موجودہ فسادات کے متعلق تھیں :

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا : جہاں تک میں نے ان پیشگوئیوں پر نظر دوڑائی جو مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس فضل پر جو مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے وابستہ ہے، غور کیا ہے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان میں ہمیں دوسری اقوام کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہئے اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشارکت رکھنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی، کی گئی پیشگوئیاں بھی جو ہندوؤں کے متعلق ہیں، اسی طرف اشارہ کرتی ہیں (مثلاً جے سنگھ بہادر) مرزا غلام احمد کی جے اور رودر گوپال تیری مہماگیتا میں لکھی ہے کہ : اللہ تعالیٰ ہندو قوم میں بھی ہمیں کامیابی دے گا اور انہیں حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق ملے گی۔ ہندوستان میں تین مذہبی جماعتیں پائی جاتی ہیں اور ساری دنیا میں بھی ان کو بہت بڑی اکثریت حاصل ہے۔ باقی قومیں کل آبادی کا پانچواں چھٹا حصہ ہیں۔ مسلمان اور عیسائی پچاس پچاس کروڑ کے قریب ہیں اور ہندو تیس کروڑ۔ یہ کل ایک ارب تیس کروڑ عظیم ترین اکثریت ہے۔ دنیا کی کل آبادی دو ارب ہے اور باقی ساری قومیں اور مذاہب صرف ستر کروڑ بنتے ہیں۔ ان تینوں قوموں کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاص طور پر مبعوث فرمایا گیا ہے اور تینوں قوموں کو راہ راست پر لانا حضور کا اصل کام ہے۔ مسلمانوں کے لئے حضور کو مہدی مقرر کیا گیا ہے۔ ہندوؤں کے لئے کرشن اور عیسائیوں کے لئے مسیح بن کر آئے ہیں اور یہ صاف بات ہے کہ یہ تینوں قومیں اگر صرف ہندوستان میں احمدیت کو مان لیں تو باقی دنیا کا ماننا کوئی مشکل نہیں۔ ہندوستان بہت وسیع ملک ہے اور اسے احمدی بنانا بہت مشکل کام ہے۔ مگر یہ جتنا مشکل کام ہے، اتنے ہی اس کے نتائج شاندار ہیں۔ یہ اتنی مضبوط اور وسیع بیس ہے کہ اس پر جتنی بڑی عمارت بنائی جائے، بن سکتی ہے اگر سارا ہندوستان احمدی ہو جائے تو باقی دنیا کو احمدی بنانے کے لئے ایک احمدی کے حصہ میں صرف تین چار آدمی آتے ہیں جنہیں وہ نہایت آسانی سے احمدی بنا سکتا ہے اور کوئی مشکل نہیں، حقیقت یہی ہے کہ :

"ہندوستان جیسی مضبوط بیس جس قوم کو مل جائے اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس نے احمدیت کے لئے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے، پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک اسٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں۔ بے شک یہ بہت مشکل ہے، مگر اس کے نتائج بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تاکہ احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے۔ چنانچہ اس رویا میں اسی طرح اشارہ ہے، ممکن ہے عارضی طور پر افتراق ہو (اسی لئے جماعت احمدیہ کا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان کا وجود عارضی ہے) اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں...... مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جلد دور ہو جائے۔ بہر حال چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔" (مرتبہ : منیر احمد وینس احمدی، مندرجہ اخبار "الفضل" مورخہ ۱۵ / اپریل ۱۹۴۷ء)

اس الہام کی روشنی میں قادیانیوں کے کردار کا ۱۹۴۷ء سے لے کر اب تک کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کے لئے باؤنڈری کمیشن میں ظفر اللہ کی شرکت سے ہی کام شروع کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ مسلم لیگی وکیل تھا اس لئے اس نے کیس کچھ اس طرح تیار کیا کہ مسلم اکثریتی ضلع گورداسپور کو طشتری میں سجا کر بھارت کو پیش کر دیا۔ جس سے دریائے راوی کا

پانی اور کشمیر میں داخلے کا راستہ خود بخود انڈیا کو مل گیا۔ ان احمقانہ اور تباہ کن تجاویز کے پیچھے کون سے ہاتھ کار فرما تھے؟ ان کو دیکھنے کے لئے مرزا بشیر الدین محمود کا یہ الہام اور سر ظفر اللہ کی کتاب "تحدیث نعمت" میں ان کا یہ انکشاف ملاحظہ کیجئے:

"خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود نے مسلم لیگ کا کیس تیار کرنے میں گرانقدر مدد فرمائی اور اپنے خرچ پر دفاعی امور کے ماہر پروفیسر اسپیٹ کی خدمات انگلستان سے حاصل کی گئیں جو نقشہ جات کی مدد سے تمام دفاعی پہلو سر ظفر اللہ کو سمجھاتا رہا۔"

تقسیم ہند کے موقع پر سر ظفر اللہ خان کے گھناؤنے سازشی کردار کا تجزیہ کرتے ہوئے جناب سلیم الحق صدیقی اپنے مضمون "تقسیم ہند اور مرزائی" میں لکھتے ہیں:

"اس سلسلہ میں ایک نظریہ یہ ہے کہ قادیانی اپنے مرکز قادیان کا کسی صورت میں بھی پاکستان میں شامل ہونا پسند نہ کرتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ قادیان ہندوستان میں زیادہ محفوظ رہے گا اور اگر کبھی پاکستان سے انہیں فرار ہونا پڑے تو وہ بھاگ کر اپنے اصل مرکز میں واپس آسکیں۔ جیسا کہ معلوم ہے کہ قادیان میں مرزائی لوگوں کی ایک اچھی خاصی تعداد اب بھی موجود ہے۔ قادیان کیونکہ ضلع گورداسپور میں واقع تھا اور یہ ضلع پاکستان میں عارضی تقسیم میں مل گیا تھا۔ لہذا مرزا محمود سخت پریشان تھا اور حد بندی کمیشن کے دور وحشت میں ضرورت سے زیادہ دلچسپی لیتا اور وہاں جاکر گھنٹوں بیٹھے رہنا اس کی بے قراری کو ظاہر کرتا تھا۔ پروفیسر اسپیٹ جو غالباً جغرافیہ کا پروفیسر تھا۔ اس سے نقشے بنوا کر دیکھنا صرف ایک ایسے حل کی تلاش تھی جو ضلع گورداسپور کو پاکستان سے نکال دے۔"

موجودہ دور میں بھی قادیانی ۱۹۴۷ء والے الہام کی روشنی میں اپنے مذہبی عقیدے کی تکمیل کے لئے کوشاں ہیں۔ پاکستان میں ثقافت کے نام پر دین سے بیزاری کا ماحول پیدا کرنا، مذہبی منافرت کو عام کرنا، لسانی عصبیتوں کو ہوا دے کر پاکستان میں صوبائی تعصب پیدا کرنا، ماڈرن ازم اور وسیع النظری کی آڑ میں مذہب کا مذاق اڑانا، پاکستان میں فسادات برپا کرنا، قادیانی لابی کا نصب العین ہے۔ انہوں نے پاکستان کو کس حد تک تسلیم کیا ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے آج تک، جتنے مردے دفن کئے ہیں۔ سب امانتاً رکھے ہیں تاکہ اکھنڈ بھارت جیسا خوفناک خواب شرمندہ تعبیر ہونے کی صورت میں انہیں قادیان دفن کیا جاسکے اور ان تمام قبروں پر اس قسم کی عبارت کے کتبے آج بھی درج ہیں۔ یہ وصیت گاندھی کے قاتلوں سے ملتی ہے کیونکہ انہوں نے بھی وصیت کی تھی کہ ہماری راکھ کو اکھنڈ بھارت بننے کے بعد دریائے سندھ

باقی صفحہ 19 پر

HB
TRUSTABLE MARK
Hameed Bros Jewellers
3,Mohan Tarrace Shahrah-e-Iraq, Saddar Karachi-3
فون 515551-5675454
فیکس: 5671503
حمید برادرز جیولرز
3 موہن ٹیرس، نزد جلال دین، شاہراہ عراق، صدر کراچی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس

از : حافظ محمد سعید لدھیانوی

حضور ﷺ کو مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ پسند تھا :

"متعدد بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید لباس کی فضیلت بیان فرمائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : "سفید کپڑے پہنا کرو یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور ایسے کپڑوں میں اپنے مردوں کو دفن کیا کرو۔"

(ترمذی ص ۱۲۸، ابوداؤد ص ۵۶۲)

دوسری جگہ فرمایا :

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس زیادہ خوشگوار اور پاکیزہ ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔" (ترمذی فی الشمائل ص ۶)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ :

"سفید رنگ فطرتی ہے خدائے پاک عزوجل نے "فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا" میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ مساجد اور محافل اور ملاقاتوں کے سلسلہ میں سفید کپڑا زیب تن کرنا افضل ہے۔ عیدین اور جمعہ کے لباس کا بھی سفید ہونا بہتر ہے۔" (جمع الرسائل ۱۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے جنت کو سفید بنایا ہے اور اسے سفید پسند ہے۔ (زاد مجمع ص ۱۳۱ ج ۵)

حضور ﷺ لباس میں سادگی پسند فرماتے تھے :

اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیما کثیرا کثیرا) نے جگہ جگہ سادگی کے فضائل بیان فرمائے۔ حضرت ایاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہیں سے ایک شخص آپ کے سامنے دنیا کا ذکر کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : "کیا تم نہیں سنتے، کیا تم نہیں سنتے، سادگی لباس ایمان کی علامت ہے، سادگی لباس ایمان کی علامت۔"

(ابوداؤد، ترغیب ص ۱۰۸ جلد ۳)

سادگی لباس انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام صوف (موٹے اون کا ارزاں لباس) پسند فرماتے تھے خود بکریوں کا دودھ نکالتے تھے اور گدھوں کی سواری کرتے۔

(حاکم، ترغیب ص ۱۰۹ جلد ۳)

حضور ﷺ کا لباس کیسا تھا؟

راوی فرماتے ہیں کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہماری طرف ایک پیوند اور چادر اور ایک موٹا تہبند نکالا اور فرمایا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو کپڑوں میں فوت ہوئے۔

(مشکوٰۃ شریف حوالہ بخاری و مسلم)

سبحان اللہ! حضور ﷺ کا یہ فعل تواضع اور سادگی، اپنی مثال آپ ہے جو کہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ آج دنیا پسندوں کو حضور ﷺ کے اس فعل کو اپنانا چاہئے۔ ایسے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں آتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : "میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین ہونے کی حالت میں دیکھا کہ ان کے کپڑے پر یکے بعد دیگرے ۳ پیوند لگے ہوئے تھے، ایک موقع پر حضرت عمر فاروق خلیفہ ہونے کی حالت میں خطبہ دے رہے تھے اور ان کے کپڑے پر ۱۲ پیوند لگے ہوئے تھے۔"

(مرقاۃ ص ۳۳۰)

سوچنے کی بات ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسا جلیل القدر خلیفہ تو پیوند کو محبوب سمجھے اور خلافت کے زمانہ میں بھی معیوب نہ سمجھے اور ہم ان کے متبعین اسے بری اور ذلت کی نگاہ سے دیکھیں اللہ کی پناہ!!۔

مواہب میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیما کثیرا کثیرا) نے فرمایا کہ : "میں غلام ہوں ایسا ہی لباس پسند کرتا ہوں جو غلام پہنتا ہے۔"

(مواہب ص ۱۷ ج ۵)

سبحان اللہ! حضور ﷺ کا یہ اسوۂ حسنہ ہے

ختم نبوۃ

دنیا پرستوں کو جو دنیا کی محبت میں اندھے ہو کر آج حضور ﷺ کی تعلیمات کو بھول بیٹھے ہیں، ان کو حضور ﷺ کے اس اسوۂ حسنہ کو اپنانا چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ وہ غیروں کی نقالی میں حضور ﷺ کا اسوۂ حسنہ چھوڑ کر کونسا راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بے جا زیب و زینت سے جو دین و ایمان سے غافل کردے بچنے کی تاکید فرمائی اور ترک زینت کے فضائل بیان فرمائے۔

حضرت معاذ بن الحسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "جو شخص عمدہ لباس کو خدا کی رضا کی خاطر چھوڑ دے گا باوجودیکہ اسے حیثیت ہے تو وہ قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا اور اسے اختیار دیا جائے کہ وہ ایمان کے جس جوڑے کو چاہے اختیار کرے۔" (ترغیب ۱۰۷)

ایک دوسری روایت میں یوں ہے:

ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم سنتے نہیں! کیا تم سنتے نہیں! زینت کو ترک کردینا ایمان سے ہے، ترک زینت ایمان سے ہے۔" (مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد)

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اگر مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو دنیا سے زادِ راہ کی مانند کفایت کرے اور امیر لوگوں کی ہمنشینی سے بچ اور کپڑے کو پرانا نہ گن یہاں تک کہ اس کو پیوند کرے۔" (مشکوٰۃ ۳۷۵)

عمدہ لباس بطور تحدیث نعمت زیب تن کرنا منع نہیں:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اظہار کے لئے عمدہ لباس پہننا سادگی کے منافی نہیں ہے، خود اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ: "اپنے رب کی نعمتوں کا اظہار کرو"

اور لباس بھی اللہ کی نعمت ہے، اس لئے اگر فخر و تکبر مقصود نہ ہو تو قیمتی لباس پہننا اللہ کی نعمتوں کے اظہار کے لئے اچھا عمل ہے تاکہ محتاج و فقراء کے لئے شناخت کا کام دے اور ضرورت مند اس کی طرف رجوع کریں اور اسے اللہ کی مخلوق کی خدمت و مدد کا موقع نصیب ہو۔

جیسا کہ احادیث مبارکہ خود اس کی تائید کرتی ہے:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اسے پسند ہے کہ وہ اپنے بندہ پر اپنی عطا کردہ نعمت کا اثر دیکھے۔" (مطالب عالیہ ص ۲۹۲ ج ۲)

ایسے ہی دوسری حدیث میں ہے:

حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جو کہ پراگندہ حالت میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "ارے تمہارے پاس مال نہیں ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ کا دیا سب کچھ ہے اونٹ، گائے، بکری وغیرہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس مال ہو اسے چاہئے کہ اس کا اثر ظاہر کرے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ صاحب استطاعت کو اچھا لباس پہننا چاہئے اللہ کی نعمتوں کے اظہار کے لئے نہ کہ تکبر و فخر کے لئے۔

چنانچہ خود حضور ﷺ نے بھی وفود کی آمد کے لئے تجمل فرمایا اور جمعہ و عیدین کے لئے بھی آرائش فرمائی اور مستقل الگ لباس محفوظ رکھتے تھے۔ (اسوۂ رسول اکرم بحوالہ مدارج النبوۃ)

احادیث اس پر شاہد ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اسے جمعۃ المبارک کے دن پہنتے تھے۔ (سیرۃ خیر العباد ص ۱۵۰ ج ۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو کپڑے تھے، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیب تن فرماتے تھے اور جب واپس آتے تو ہم اس کو اسی طرح لپیٹ کر رکھ دیتے۔ (مجمع ص ۱۷۹)

اس سے ثابت ہو گیا کہ جمعہ، عیدین وغیرہ کے موقع پر عمدہ لباس سنت ہے۔

لباس کیسا ہو؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا کہ لباس کیسا ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ایسا ہو کہ نہ تو بے وقوف لوگ اسے حقارت سے دیکھیں اور نہ شریف لوگ اسے معیوب سمجھیں۔" (مجمع ص ۱۳۷)

سبحان اللہ! حضور ﷺ کا یہ فرمان کوزہ میں بند دریا کا مصداق ہے۔

ہم سب کو حضور ﷺ کے اس فرمان کی روشنی میں اپنا محاسبہ کرنا چاہئے۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

"ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جو چاہے کھا اور جو چاہے پہن جب تک دو چیزیں نہ ہوں اسراف و تکبر۔" (مشکوٰۃ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا لباس زیب تن فرماتے تو شکر کرتے ہوئے زیب تن فرماتے اور امت کو اس کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

جو کوئی نیا کپڑا پہنتے وقت یہ دعا پڑھے:

"الحمدلله الذی کسانی هذا ...... من غیر

باقی صفحہ 21 پر

ختم نبوۃ

Email: akramfazal@hotmail.com

CIA predicts troubled times ahead for Pakistan

WASHINGTON — Pakistan in 2015 would be in the throes of a failed state since Islamabad will not recover from decades of "political and economic mismanagement, divisive politics, lawlessness, corruption and ethnic friction," according to a new report by the Central Intelligence Agency (CIA).

The global threat assessment report by the CIA's National Intelligence Council (NIC), released on Monday, said: "Nascent democratic reforms will produce little change in the face of opposition from and entrenched political elite and radical parties."

Consequently, the report said, "In a climate of continuing domestic turmoil, the central government's control probably will be reduced to the Punjab heartland and the economic hub of Karachi."

In the preamble to the section on South Asia, the report said: "The widening strategic and economic gaps between the two principal powers, India and Pakistan — and the dynamic interplay between their mutual hostility and the instability in Central Asia — will define the South Asian region in 2015."

Daily "Arab News", Saudi Arabia - 20 Dec. 2000

محمد اکرم فضل، سعودی عرب

سی آئی اے کی طرف سے پاکستان کی کردار کشی کی مہم

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مرکزی سراغ رساں ادارے ''سی آئی اے'' کی جانب سے جاری کی جانے والی ایک رپورٹ (جو مختلف حوالہ جات سے عالمی سطح کے اخبارات کی زینت بن رہی ہے)، کے مطابق آج سے پندرہ سال بعد یعنی ۲۰۱۵ء میں پاکستان کا وجود ایک ناکارہ اور ناکامیاب ملک کی حیثیت سے باقی رہ جائے گا (خدانخواستہ) اس بات مزید وجوہات پیش کرتے ہوئے، رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں ایک طویل عرصہ سے جاری کرپشن، سیاسی بے چینی، لاقانونیت اور مذہبی منافرت اور اقتصادی ناہمواریاں، ایسے اسباب ہیں کہ جن کا اگر مناسب سدباب نہ کیا گیا تو پاکستان کا وجود بھی خطرے میں پڑ سکتا ہے۔

سی آئی اے کے ذیلی ادارے ''نیشنل انٹیلی جنس کونسل'' (این آئی سی) کی جانب سے ۱۸/ دسمبر ۲۰۰۰ء کو جاری کی گئی، پاکستان کی خطرناک تصویر پیش کرتے ہوئے خطہ جنوبی ایشیا سے متعلق اس رپورٹ کے مطابق پاکستان کی موجودہ حکومت کی جانب سے ملک میں کرپشن کے خاتمے اور ملکی اور معیشت کی بہتری کے سلسلے میں کی جانے والی اصلاحات اور کوششیں بھی ملکی حالات میں کسی خاص بہتری کی نوید ثابت ہو سکیں گی، نہ ہی ایسی اصلاحات ملک کی سیاسی پارٹیوں یا دوسرے گروپوں کے لئے قابل قبول ہوں گے۔

رپورٹ مذکورہ بالا میں یہ اندیشہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ پاکستان کے حالات جس نہج پر رواں دواں ہیں ان کی وجہ سے پاکستان کو عالمی سطح پر تنہائی کا سامنا کرنا پڑے گا، ایسے عالمی مالیاتی اداروں پر انحصار کرنا ہوگا اور کئی اصلاحات کی جانب ٹھوس اقدامات کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ملک کے اندر تبدیل ہوتے ہوئے حالات کی بنا پر پاکستان میں اسلامی نظریہ کی حامل سیاسی جماعتوں کو تقویت ملے گی اور ان کا ٹکراؤ پاکستان کے طاقتور ترین ادارے یعنی فوج کے ساتھ بھی پیش آسکتا ہے۔ جس کے نتیجے کے طور پر، رپورٹ کے مطابق، اس کا کنٹرول پنجاب کے دل اور کراچی کے صنعتی اور معاشی مراکز تک محدود ہو کر رہ سکتا ہے۔ جنوبی ایشیا کے خطے کے واقعات اور ناہموار رویہ اور حالات، پورے جنوبی ایشیا کے حالات پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اور ان دونوں بڑی طاقتوں کے درمیان بڑھتے ہوئے فاصلے دونوں ہی ملکوں میں ناپائیدار ماحول، سیاسی بے چینی اور معاشرتی ناہمواری کا باعث بنیں گے، جبکہ خطے کے دوسرے ممالک (مثلاً بنگلہ دیش، سری لنکا اور نیپال) کے تعلقات ہندوستان کے ساتھ مزید گہرے ہو جائیں گے اور وہ اقتصادی طور پر ہندوستان کے اور زیادہ قریب ہو جائیں گے جبکہ دوسری جانب افغانستان کے حالات پہلے سے بھی زیادہ دگرگوں ہو جائیں گے اور نہ صرف یہ خطے میں، بلکہ پوری دنیا میں افغانستان کی ساکھ گرتی چلی جائے گی۔

بظاہر مذکورہ رپورٹ امریکی ادارے ''سی آئی اے'' کی طرف سے جنوبی ایشیا کے خطہ سے متعلق معمول کی کارروائی معلوم ہوتی ہے لیکن دراصل اس رپورٹ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حالات کی منفی تصویر کشی کرنے اور اس تصویر میں اپنی مرضی سے رنگ بھرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سی آئی اے کی اکثر و بیشتر رپورٹس تک عمومی رسائی تو کجا خصوصی رسائی تک بھی ممکن نہیں ہوتی ہے اور اس کی رپورٹس کو بالعموم خفیہ ہی رکھا جاتا ہے کیونکہ اس بدنام زمانے ادارے کے کرتا دھرتا اپنی پالیسیاں بنانے اور ان پر عمل کرنے میں خود مختار ہوتے ہیں اور جائز و ناجائز کی پروا کئے بغیر بڑی ڈھٹائی کے ساتھ اپنی کارروائیاں مکمل کرتے رہتے ہیں۔ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ امریکہ کے ہر اہم ادارے میں یہودی براجمان ہیں اور وہ ہر قسم کی تحقیق کا رخ اپنے ڈھنگ سے ترتیب دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں جن سے ان کا مطمع نظر یہ ہوتا ہے کہ جہاں کہیں، اور جیسے تیسے بھی ہو سکے وہ اپنی صیہونی سازشوں کو آگے بڑھائیں، اسلامی قوتوں کے راستوں میں رکاوٹیں پیدا کریں اور پوری دنیا کے امور کو اپنی مرضی کے مطابق چلانے کی کوشش کریں۔ ان کی ایسی کوششوں میں دانستہ یا نادانستہ وہ افراد بھی شریک ہو جاتے ہیں جن کے خلاف ایسے امور سرانجام دینے کی کوشش ہو رہی ہوتی ہے اور ان کو تب معلوم ہوتا ہے جب پانی سر سے گزر چکا

ہوتا ہے۔ ان ہی کوششوں کا دوسرا نام "نیو ورلڈ آڈر" ہے جسے پوری دنیا میں نافذ کرنے اور اسے کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے، کہیں عالمی مالیاتی ادارے "آئی ایم ایف" اور کہیں عالمی بینک امداد اور قرضوں کی شکل میں ملکوں کے مالی معاملات میں دخیل ہو رہے ہیں تو کہیں "ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن" کی حیثیت میں تجارتی معاہدات کی شکل میں دیگر ملکوں کے تجارتی معاملات میں دخیل ہو رہے ہیں اور یہ کہ وہ نہ صرف دخیل ہو رہے ہیں بلکہ اپنی مرضی کی شرائط اور قوانین کو بھی عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہیں اور یوں وہ کسی نہ کسی شکل میں ترقی پذیر ممالک میں اپنی من مانی کارروائیوں میں مصروف عمل ہیں۔

امریکہ نے عرب ممالک پر اسرائیل کی بالادستی کی تلوار لٹکا رکھی ہے، نہتے فلسطینیوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اور ان کو شہید کیا جا رہا ہے اور اسی عنوان سے ہر روز کوئی نہ کوئی نیا فتنہ سر اٹھا رہا ہے، اسی طرح خلیج میں اپنی فوجیں اتارنے اور تیل کی دولت پر قبضہ کرنے کے لئے کتنے ہی معصوم آدمیوں کا خون کر ڈالا اور اپنا ناکارہ اسلحہ و بارود فروخت کر دیا اور عراق کے چنگل سے آزادی دلانے کی قیمت پر کویت سے سو سالہ دفاعی معاہدہ کر لیا اور پڑوسی ممالک میں اپنی شرائط کے مطابق فوجیں اتار دیں اور یوں خلیج پر قبضہ کر لیا اور تب سے وہ ان ممالک کو امن مہیا کرنے کے نام پر زبردستی بھتہ وصول کر رہا ہے، امریکہ کے لئے یہ اس وجہ سے بھی ممکن ہوا کہ خلیج میں امریکہ کی فوجیں اترنے سے قبل برادر اسلامی ملک پاکستان اور مصر وغیرہ کی افواج موجود تھیں جنہیں مختلف اسباب بناتے ہوئے بڑی مہارت، خوبصورتی اور غیر محسوس طریقے سے خطہ سے نکال کر واپس بھجوا دیا گیا۔ یہ امریکہ ہی کی کارروائی تھی کہ جس نے خلیج میں بھی جنگ فوائد حاصل کرنے کے لئے عراق کو کویت پر حملہ کرنے اور قبضہ کرنے پر ابھارا اور وہ ان تمام مقاصد کے حصول میں کامیاب رہا ہے، اور یہاں سے فوائد سمیٹتے ہوئے عربوں کے دیرینہ دشمن اسرائیل کو تقویت پہنچا رہا ہے، کچھ عرصہ قبل امریکہ کے اس طرز عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے، ایک عرب کارٹونسٹ نے ایک مقامی اخبار میں ایک نہایت معنی خیز کارٹون ترتیب دیا تھا، جس میں ایک دودھ دینے والی گائے (عرب)، دودھ دوہنے والا (امریکہ) اس گائے کا دودھ نکال رہا ہے اور دودھ کی بالٹی ایک فرد (اسرائیل) کو لے جاتے دکھایا گیا تھا۔

دوسری طرف برصغیر کے خطہ میں ہندوستان کی بالادستی قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اسے ہر قسم کی مراعات سے نوازا جا رہا ہے اور پھر پور پشت پناہی کی جا رہی ہے، جبکہ پاکستان کو ایک اسلامی مملکت ہونے کی بنا پر ہر قسم کی معاشی پابندیوں میں جکڑا جا رہا ہے۔ یہ واضح اور دہرا معیار کسی کو کیوں نظر نہیں آتا ہے؟ غیر تو پھر غیر ہی ہوتے ہیں ان سے کسی خیر کی توقع کرنا عبث معلوم ہوتا ہے۔ مگر گلہ تو اپنوں ہی سے ہوا کرتا ہے، کیا تیل کی دولت سے فیضیاب اسلامی ممالک (خصوصاً خلیجی ممالک) اس بات کو محسوس نہ کریں گے کہ دنیا کی واحد اسلامی ایٹمی قوت کو کس کس جہت سے نقصان پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے؟ کبھی اس پر اقتصادی پابندیاں ٹھونس دی جاتی ہیں تو کبھی اس کی امداد کو سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں سے مشروط کیا جاتا ہے۔ کبھی اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کرنے کے عنوان سے طالبان کے ساتھ ساتھ پاکستان کو بھی مطعون کیا جاتا ہے تو کبھی کسی اور ناروا کی دھمکیوں سے مرعوب کیا جاتا ہے۔ کیا ایک برادر اسلامی مملکت کی حیثیت سے دیگر اسلامی ممالک پر پاکستان کی پشت پناہی کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ہے؟

دنیا میں اس وقت پچپن سے زائد اسلامی ممالک ہیں جو کہ اقوام متحدہ کے باقاعدہ ارکان کی تعداد کا تیسرا حصہ ہیں اور اس نسبت سے اسلامی ممالک کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں تیسرے حصہ کی نسبت سے کم از کم دو سیٹیں دی جائیں لیکن انہیں ایک بھی سیٹ نہیں دی جا رہی ہے حالانکہ یہ اسلامی ممالک کا حق ہے۔ اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی "آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز" کے ممبران نے اپنی تہران میں منعقدہ کانفرنس میں اس مقصد کے حصول کے لئے قرارداد بھی پاس کی ہے، لیکن جیسا کہ امریکہ اور اس کے حواریوں کو معلوم ہے کہ ایسی کانفرنس منعقد ہونے یا ایسی کسی قرارداد کے پاس ہونے سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا، لہذا وہ ایسے مطالبہ پر کوئی رد عمل بھی ظاہر نہیں کرتے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ امریکہ اگر کبھی پاکستان کی دوستی کا دم بھرتا ہے تو ایسا صرف اس لئے ہے کہ وہ خطہ میں پاکستان کی اسٹریٹجک پوزیشن سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے ورنہ اس کے علاوہ اس کی نظر میں پاکستان کی حیثیت اس کے اپنے مطلب کے حصول کے سوا کوئی نہیں ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ میں امریکہ نے بارہا یقین دہانیاں دیئے کہ وہ ہندوستان کی طرف سے مشرقی پاکستان پر حملہ کی صورت میں اپنے ساتویں بحری بیڑہ سے پاکستان کی مدد کرے گا لیکن یہ وعدہ کبھی بھی وفا نہ ہو سکا حتیٰ کہ پاکستان کی فوجوں کو بھارت کے سامنے سرنڈر کرنا پڑا اور مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔ دوسری جانب جب روس کی فوجیں افغانستان میں داخل ہو گئیں تو امریکہ نے پاکستان کی ہر طرح سے مدد کی جس سے روس کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور اسے افغانستان سے اپنی فوجیں نکال لے جانے میں عافیت نظر آئی، لیکن

جب روس افغانستان کی لڑائی کے نتیجے میں خود بکھر کر رہ گیا تو امریکہ نے پاکستان اور افغانستان سے اغماض برت لیا بلکہ فقط ایک شخص اسامہ بن لادن کو ختم کرنے کے لئے امریکہ نے ستمبر ۱۹۹۸ء کو گوادر کے ساحلوں سے پاکستانی خطہ کے اوپر سے افغانستان میں میزائل چلا دیئے جس سے کئی بے گناہ شہری موت سے ہمکنار ہو گئے لیکن کیا امریکہ کے لئے عراقی صدر صدام کا بال بیکا کرنا محال ہے؟ نہیں ایسی بات نہیں ہے بلکہ امریکہ نے صدر صدام کو خطہ کے باقی ممالک کے لئے ایک ہوا بنا کے رکھا ہوا ہے اور جب بھی امریکہ کو اپنی مزید فوجوں کو خلیجی ممالک میں داخل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے وہ صدر صدام کے ہاتھوں چند ایک بیانات اور چند ایک میزائل چلانے کی دھمکی سے کام لیتا ہے۔ یہ بات مقامی باشندے بھی محسوس کرتے ہیں۔

کئی سال پیشتر پاکستان نے F16 طیارے کی فراہمی کے لئے امریکہ کو کئی بلین ڈالر کی نقد رقم ادا کر دی تھی لیکن امریکہ نے مختلف حیلوں بہانوں سے پاکستان کو یہ طیارے فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ اصولی طور پر امریکہ کو پاکستان کی یہ رقم واپس کر دینا چاہئے تھی لیکن: "نخرا مارے اور رونے بھی نہ دے" کے مصداق امریکہ نے F16 طیارے دیئے، نہ ہی رقم واپس کی بلکہ رقم کی واپسی کا معاملہ ہی پیچیدہ بنا دیا اور الٹا ان طیاروں کے پارکنگ چارجز بھی ہماری رقم سے منہا کر لئے، پھر جب پاکستان نے اپنی رقم کی واپسی کا معاملہ عالمی عدالت میں لے کر جانے کی دھمکی دی تو امریکہ اس بات پر رضامند ہو گیا کہ وہ رقم واپس کرے گا۔ تب رقم کی واپسی کے سلسلے میں جو شرائط طے کی گئیں وہاں بھی امریکہ بہادر نے ڈنڈی ماری اور کچھ رقم نقد اور کچھ رقم کے بدلے میں اجناس دینے کا وعدہ کر لیا گیا اور گزشتہ سالوں میں جب پاکستان میں گندم اور آٹے کا مسئلہ بنا تو امریکہ بہادر کو گندم کی سپلائی قطعاً نہ سوجھی جبکہ ۲۰۰۰ء کی ابتداء میں جب پاکستان میں گندم کی پیداوار اس کی ملکی ضرورت سے بھی زیادہ ہو گئی تو امریکہ بہادر نے گندم سپلائی کرنے کی مد میں پاکستان کی F16 طیاروں کی وعدہ شدہ رقم میں سے چھ کروڑ ڈالر منہا کر لئے اور بقایا رقم پھر بھی ادا کرنے سے پہلو تہی کر رہا ہے اور اب بقایا رقم میں سے پاکستان کو سویابین سپلائی کرنے کی نوید سنائی جا رہی ہے۔ گزشتہ سال جب صدر کلنٹن نے برصغیر کا دورہ کیا تو سب سے کم وقت پاکستان کو دیا گیا، اس کے ساتھ ہی امریکہ کے سیکورٹی اسٹاف کی بھاری تعداد بھی اسلام آباد وارد ہوئی یہاں تک کہ اسلام آباد کی سڑکوں پر امریکہ کی سیکورٹی فورسز کا مکمل راج تھا، کیونکہ اسے پاکستان کی سیکورٹی پر یقین نہیں تھا۔

امریکی ادارہ "سی آئی اے" کی جانب سے جاری کی جانے والی مذکورہ بالا رپورٹ سے اس امر کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں ہونا چاہئے کہ امریکہ کو پاکستان کے حالات کے بارے میں کوئی تشویش ہے بلکہ وہ تو پاکستان کو خطہ میں ہر لحاظ سے کمزور کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے جس کے لئے اس نے پاکستان کو بدنام کرنے کی پالیسی پر عمل شروع کر رکھا ہے تاکہ امریکہ کی طرف سے جاری ہونے والی ایسی ہی رپورٹوں سے خوفزدہ ہو کر اپنے پرائے سب ہی (دانستہ یا نادانستہ) امریکہ کی ہاں میں ہاں ملانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہو جائیں۔ امریکی ادارہ "سی آئی اے" نے مذکورہ بالا رپورٹ کے ذریعے پاکستان کی جو خوفناک صورت حال پیش کرنے کی کوشش کی ہے، اس کی سب سے بڑی وجہ پاکستان کی طرف سے، بڑی طاقتوں کی مرضی کے علی الرغم، اپنی ایٹمی طاقت کا مظاہرہ کرنا ہے جو کہ بڑی طاقتوں کو کسی طور گوارا نہیں ہے۔ اب جبکہ وہ پاکستان پر ہر قسم کی معاشی پابندیاں عائد کرنے کے باوجود پاکستان کے وجود کو مٹانے میں ناکام ہو چکے ہیں تو: "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" کے مصداق پاکستان کو سزا کے طور پر عالمی برادری میں مختلف حوالوں سے بدنام کرنے اور اسے معاشی طور پر پریشان کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اس کے نتیجے میں پاکستان کے ٹیلنٹ افراد ملک سے فرار اختیار کرتے ہوئے امریکہ یا دوسرے ممالک کو سدھاریں اور اپنے ساتھ پاکستان میں موجود اپنے سرمایہ کو بھی منتقل کر لیں۔ اس خدشہ کی تصدیق اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ گزشتہ سالوں کی نسبت حالیہ سال کے دوران پاکستانیوں کی ایک غیر معمولی تعداد نے امریکہ اور کینیڈا جیسے دیگر ممالک کے لئے ویزے حاصل کئے ہیں اور ظاہر بات ہے کہ مذکورہ سرمایہ کاری کے منصوبوں کو پاکستان کی بجائے دوسرے ممالک کی طرف منتقل کر لیں اور عالمی سطح پر پاکستان کی امداد معطل کر کے پاکستان کو سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ یہاں یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ پاکستان کی موجودہ حکومت بھی دانستہ یا نادانستہ، عالمی مالیاتی اداروں کے ہاتھوں یرغمال بنی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس نے آئی ایم ایف کے دباؤ کی بنا پر اندرون ملک تیل کی قیمتوں میں اضافہ کیا ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ آئندہ کے لئے بھی آئی ایم ایف کی پالیسیوں پر عملدرآمد کے عہد و پیمان طے کر لئے ہیں۔ اگر پاکستان کی حکومت کو آئی ایم ایف اور عالمی بینک وغیرہ جیسے اداروں کے احکامات پر بلاچوں چراں عمل کرنا اور سی ٹی بی ٹی معاہدہ کی توثیق کر دینا ہے تو ضروری ہے کہ ان اعمال کے انجام کی طرف بھی غور کر لیا جائے کہ پاکستان کے یہ بہی خواہ (بزعم خود) کہیں بچ بچ پاکستان کی تباہی کے منصوبے پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔

☆ ☆ ☆

تحریر: محمد اسماعیل شجاع آبادی
دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مولانا محمد لقمان علی پوریؒ صاحبِ طرز خطیب

محفل سجی ہوئی ہے۔ مختلف احباب لطائف و ظرائف بیان کرنے میں مصروف ہیں۔ ہلکے سانولے رنگ کی ایک شخصیت درمیان میں موجود بظاہر بہت ہی سنجیدہ لیکن وہی شخصیت میر محفل ہے۔ بارہا جیلوں میں جانے ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہننے کا شرف حاصل کر چکی ہے۔ بڑے بڑے فرعونوں اور نمرودوں کو للکارنا اور ان کی کوتاہیوں پر تنقید کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ گویا ”افضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر“ پر عمل کرنا اپنی زندگی کا وظیفہ بنایا ہوا ہے۔ نواب امیر محمد خاں کا دور جبر واستبداد ہو یا غلام مصطفیٰ کھر کی فحاشی وعیاشی پر مشتمل گورنری کا دور...... حنیف رامے کی مرزائیت نواز وزارت علیا ہو یا دیگر کا الحاد وبے دینی، کیمونزم و سوشلزم پر مشتمل دستور ہر یک ظالم و جابر کے مقابلہ میں برسر پیکار خطیب، جیسے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ی جوتیاں سیدھی کرنے، خطیب پاکستان قاضی حسان احمد شجاع آبادیؒ سے استفادہ کرنے، اور جاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مولانا لال سین اخترؒ جیسے مناظر سے تصحیح و تلمذ کا شرف اصل کرنے والا بے خوف و خطر خطیب، اسلام ہ سیف بے نیام، کفر و ظلم کے مقابلے میں سینہ تانے ی شخصیت بھی ۱۶ نومبر ۲۰۰۰ء کو اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔ یہ مرد قلندر مولانا محمد لقمان علی پوری تھے۔ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے نمودار ہوئے اور جمعیت علماء اسلام کے اسٹیج پر چھا گئے۔ مولانا علی پوریؒ ستر اسی کے پیٹے میں تھے۔ کثیر العوارض ہونے کے باوجود اپنے آپ کو چاک وچوبند رکھتے۔

سال رواں میں شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے جام شہادت نوش فرمایا ابھی ان کی جدائی کا صدمہ تازہ تھا کہ استاذ المناظرین مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ بھی انتقال کر گئے۔ ابھی تک آنسو خشک بھی نہیں ہوئے تھے کہ مولانا محمد لقمان علی پوریؒ چل بسے۔

مولانا محمد لقمان علی پوریؒ جب انگریز کے ظلم کے وجود کی داستانیں سناتے، علماء حق کی قربانیوں کو اپنے مخصوص انداز میں بیان کرتے تو ہر آنکھ پر نم نظر آتی۔ انہیں احرار خطباء کی صحبت میسر رہی، جن سے خطابت کے اسرار و رموز سیکھے۔ ایک دور خطابت کا دور تھا جس میں بڑے بڑے خطباء پیدا ہوئے جنہوں نے اس پاکیزہ فن کو سنت انبیاءؑ سمجھ کر اپنایا۔ مولانا لقمان علی پوریؒ انہیں کے فیض یافتہ تھے۔ شب و روز دعوت و تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا، لیکن کسی پروگرام کا ایڈوانس کرایہ نہیں لیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شمولیت:

قیام پاکستان کے بعد جب مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی گئی اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ پہلے امیر اور مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے تو مجلس نے دار المبلغین کا شعبہ قائم کیا فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ نے مبلغین کو قادیانیت کے داؤ پیچ سے آگاہ کرنا شروع کیا تو سب سے پہلی کھیپ جس نے تربیت کیلئے داخلہ لیا۔ اس میں مولانا عبدالرحیم اشعر وغیرہ شامل تھے۔ مولانا علی پوریؒ اپنی خداداد صلاحیت سے اپنے احباب سے آگے بہت ہی آگے نکل گئے۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ کی تقاریر کے ملک بھر میں پروگرام ہونے لگے۔ ایک مقام سے خط آیا کہ مولانا علی پوریؒ کا وقت دیا جائے اگر مصروف ہوں تو مولانا جالندھریؒ کا وقت دیا جائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ موصوف مولانا جالندھریؒ سے بڑے خطیب تھے بلکہ عوام میں اپنے مخصوص طرز بیان اور لہجہ سے مقبولیت عام حاصل کر چکے تھے۔

اکابرین علماء دیوبند کی مظلومیت......

کفر و شرک...... بدعات و رسومات...... قادیانیت و مرزائیت کے مقابلہ میں عظیم الشان قربانیوں کا بیان ان کا پسندیدہ موضوع تھا۔ اس پر گھنٹوں

بولتے اور آخر میں اپنی مخصوص طرز میں یہ شعر پڑھتے تھے۔

گل گئے گلشن گئے باقی دھتورے رہ گئے
تر کی گئے تازی گئے بے شعورے رہ گئے

اللہ اللہ کیا طرز ادا تھی...... ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ سلسلہ قادریہ کے اذکار ہر وقت ورد زبان رہتے۔

بیعت کا تعلق :

بیعت کا تعلق دین پور شریف سے تھا۔ حضرت میاں عبدالھادیؒ کی وفات کے بعد بھی دین پور شریف سے تعلق میں کمی واقع نہیں ہوئی۔ موجودہ دین پوری حضرت اقدس میاں سراج احمد صاحب مد ظلہ، حضرت میاں مسعود احمد زید مجد ہم۔ میاں ریاض احمد اور ان کی اولاد دراولاد کا احترام کرتے۔ دین پور شریف سے تعلق کی برکت سے تہجد کی نماز میں کبھی ناغہ نہیں ہوتا تھا۔ رات دو بجے جلسہ ختم ہوا سو گئے۔ چار بجے مصلے پر نظر آتے۔ کبھی رکوع کرتے ہیں، اور کبھی سجدہ کی حالت میں ہیں، کبھی رورو کر دعائیں کرتے ہیں۔

طنز و مزاح :

اگر ان کے طنز و مزاح کا تذکرہ نہ کیا جائے تو ان کا ذکر مکمل نہیں ہوتا۔ کسی دیہاتی علاقہ میں جلسہ تھا۔ جانشین امیر شریعت سید ابوذر بخاریؒ مدعو تھے اور موصوف بھی شریک جلسہ تھے۔ بخاری مرحوم سوتے ہوئے خوب خراٹے لیتے (اور خراٹے لینے میں مولانا علی پوریؒ بھی کم نہیں تھے)۔ جس کمرہ میں علماء کرام کے آرام کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس میں اتفاق سے لاؤڈ سپیکر بھی رکھا ہوا تھا۔ سردی کا موسم تھا آدھی رات کا وقت مولانا کو شرارت سوجھی تو لاؤڈ اسپیکر کا بٹن آن کر دیا۔ ساری رات بستی میں شور برپا ہو گیا۔ لوگوں کی آنکھ کھلی تو لاؤڈ اسپیکر خراٹوں کا شور سن کر ڈنڈے سوٹے اٹھائے علماء کرام کے آرام کے کمرہ کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے۔ اور دروازہ پیٹنے لگے۔ مرحوم بخاریؒ ہانپتے کانپتے اٹھے دروازہ کھولا لوگوں کے شور و غل کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ لوگ خراٹوں کے شور کی وجہ سے دوڑے دوڑے آئے اور یہ سمجھے کہ شاید کسی دشمن دین نے علماء کرام کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا۔ بہر حال لاؤڈ اسپیکر بند کیا گیا، ادھر مولانا علی پوریؒ منہ پر رضائی لے کر ہنس رہے ہیں، بعد میں عقدہ کھلا کہ یہ مولانا نے ازراہ مذاق ڑھایا کیا ہے۔

سرائیکی زبان کا لاجواب خطیب :

مرحوم سرائیکی زبان کے بے نظیر خطیب تھے اور سرائیکی ادب کے بادشاہ، ایسے ایسے الفاظ اپنی تقریروں میں کہہ جاتے کہ ہم جیسے لوگ جن کی مادری زبان سرائیکی ہے سوچ میں پڑ جاتے کہ مولانا نے کیا الفاظ استعمال کئے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں۔ ایک مرتبہ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ فرمانے لگے کہ "مولوی لقمان میکوں سرائیکی زبان اندی اے آئندہ میرے نال سائیکی وچ گالیں کیتا کر" مجھے سرائیکی زبان آتی ہے اور آئندہ میرے ساتھ سرائیکی زبان میں گفتگو کیا کر۔ مولانا علی پوریؒ نے جواب میں کہا کہ حضرت ہر زبان کے کچھ محاورے ہوتے ہیں کچھ "کوڈ ورڈ" ہوتے ہیں اس کو صاحب زبان ہی سمجھتے ہیں۔ آپ کو سرائیکی نہیں آتی جب حضرت مفتی صاحب مرحوم نے بہت اصرار کیا تو مولانا نے کہا کہ فرمائیں "بھر جل" کسے کہتے ہیں۔ اب حضرت مفتیؒ سوچ میں پڑ گئے اور مولانا بار بار پوچھتے ہیں۔ اور مفتی صاحبؒ خاموش ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ آپ ہی بتلائیں، تو حضرت مفتی صاحبؒ کے بار بار اصرار پر بتلایا کہ پہلے زمانے میں کنوں سے زمینوں کو سیراب کیا جاتا تھا اور وہ لکڑی جو شہتیر سے متصل ہوتی تھی جس کے بل بوتے پر کنواں چلتا تھا اسے "بھر جل" کہتے ہیں۔

جمیعت علماء اسلام سے تعلق :

مجلس تحفظ ختم نبوت چونکہ غیر سیاسی جماعت ہے۔ امام الاولیاء حضرت لاہوریؒ کے ہاتھ میں جب جمیعت علماء اسلام کی زمام قیادت آئی۔ مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور بعد ازاں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے شب و روز محنت کر کے جمیعت کو بام عروج پر پہنچایا۔ تو مولانا علی پوریؒ کو سیاسی کام کرنے کا شوق دامن گیر ہوا اور یوں جمیعت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے نفاذ شریعت کیلئے ہمہ تن گوش مصروف ہو گئے۔ اور حضرت مفتی صاحبؒ سے اتنا قرب ہوا کہ جب آپ سیاسی جھمیلوں اور اپنے عوارض و بیماریوں میں پریشان ہوتے تو مولانا محمد لقمان علی پوریؒ کی تلاش شروع ہو جاتی۔ اور یوں موصوف حضرت مفتی صاحبؒ کی خدمت میں تشریف لاتے، تو مفتی صاحبؒ کی پریشانیاں مولاناؒ کے لطائف و ظرائف سے کم ہونا شروع ہو جاتیں حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات کے بعد آپ کے جانشین حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مد ظلہ کیساتھ تعلق برقرار رکھا اور اس تعلق کو تازیست نبھایا۔

باقی صفحہ 21 پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیاں

مولانا عبدالحکیم نعمانی کا قادیانیت شکن دورہ

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی ضلع ساہیوال کا قادیانیت شکن دورہ کیا، انہوں نے جامع مسجد غلہ منڈی جامع مسجد رابعہ سکھیرا ٹاؤن جامع مسجد فاروق اعظمؓ جامع مسجد سبیل الرحمت، جامع مسجد شیخ برکت دحولی محلّہ، جامع مسجد لاری اڈہ، جامع مسجد میناروالی سرکی بازار اور جامع مسجد صدیق اکبرؓ مسجد مدینہ فرید ٹاؤن، جامع مسجد بلال فرید ٹاؤن، جامع مسجد الفلاح سول ہسپتال، جامع مسجد الحبیب طارق بن زیاد کالونی و مرکزی عیدگاہ جامع مسجد محمدیہ کوٹ ۸۵ مدرسہ انوار مدینہ میں مسئلہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، مسئلہ مہدویت پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان تینوں مسائل کا تعلق ضروریات دین و ضروریات اہل سنت والجماعت سے ہے۔ قرآن و حدیث سے کوئی قادیانی صراحتاً واشارتاً وکنایۃً مرزا ملعون کا نبی ہونا تاقیامت ثابت نہیں کر سکتا اور وفات عیسیٰ پر کوئی نص قطعی (جو قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہو) پیش نہیں کر سکتا جس میں یہ ہو کہ "مات" عیسیٰ علیہ السلام ولم "ینزل" عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ نازل نہیں ہوں گے و مرزا غلام احمد پر امام مہدی کے بارے میں بتائی ہوئی نشانیاں فٹ نہیں آتیں۔ انہوں نے کہا عجیب بات ہے کہ ایک طرف مرزا امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور دوسری جانب نبی ہونے کا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سچا امام مہدی نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کرے گا، مرزا کے جھوٹے ہونے کے لئے اتنا کافی ہے۔

جماعتی احباب و رفقاً قاری عبدالجبار، محمد اسلم بھٹی، مولانا عبدالستار، مولانا قاری ناصر، قاری منظور طاہر، مولانا سلیمان، مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی کے بھائی پروفیسر محمد افضل و مولانا نور محمد، مفتی ذکاء اللہ، قاری نبی محمد، مولانا عبدالغنی، مولانا امین و مولانا انعام اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد احمد رشیدی سے ملاقات کی اور جماعتی امور پر تبادلہ خیال ہوا۔

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ضلع ساہیوال کے شہر نور شاہ کا دورہ کیا ڈاکٹر نثار احمد بھائی محمد عابد، محمد سید رانا محمد عابد، رانا سلیمان سے ملاقاتیں کیں جامع مسجد نور شاہ، جامع مسجد چک 65/4R میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر کا آزاد ریاست کا اعلان ملک و ملت سے غداری کا واضح ثبوت ہے۔ قادیانی آج تک امتناع قادیانیت آرڈی نینس کو نہ مانتے ہیں اور نہ ہی آئین پاکستان کے تحت اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کیا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی کو روکا جائے قادیانی کھلے عام تبلیغ کر رہے ہیں، ان کو آئین کا پابند بنا کر قانونی کارروائی کی جائے ورنہ پیش آمدہ حالات کی ذمہ دار گورنمنٹ پاکستان ہوگی۔

مزید برآں مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ضلع خانیوال میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شرانگیزیوں کے خلاف خانیوال کا دورہ کیا۔ جامع مسجد رحمانیہ، جامع مسجد ایک میناروالی، جامع مسجد غلہ منڈی، جامع مسجد مدینہ، جامع مسجد بستی سراجیہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب تک جسم میں روح کی رمق باقی ہے، قادیانیوں کا تعاقب کیا جائے گا۔ ہمارے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرمایا کرتے تھے کہ قادیانی اگر چاند پر بھی پہنچ جائیں تو وہاں بھی بھرپور انداز میں ان کی ارتدادی سرگرمیوں کو کنٹرول کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے ملک کا امن و سکون برباد کر رکھا ہے اور حالیہ دہشت گردی میں قادیانی ملوث ہیں۔ واقعہ "سرائے سدھو" ضلع خانیوال واقع تخت ہزارہ ضلع سرگودھا اور واقعہ قلعہ کالروالا میں قادیانیوں کی دہشت گردی میں ملوث ہونے کے ٹھوس شواہد موجود ہیں، انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر سمیت پورے ملک میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر عملدرآمد کرایا جائے بصورت دیگر ہم تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے اور آئندہ اٹھنے والی تحریک قادیانیوں کے خاتمہ کی تحریک ہوگی۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جماعتی رفقاً مولانا خواجہ عبدالماجد صاحب، مولانا محمد افضل، مولانا محمد رفیق، مولانا قاری ناصر اور دیگر ساتھیوں سے ملاقاتیں کیں۔

تعزیتی اجلاس

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے زیر اہتمام استاذ المناظرین مولانا محمد امین صفدر اکاڑویؒ، مولانا محمد لقمان علی پوریؒ، مولانا سید عبدالشکور ترمذیؒ اور مولانا ضیأ القاسمیؒ کی وفات پر ایک تعزیتی اجلاس

منعقد ہوا۔ اجلاس میں مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی ختم نبوت یوتھ فورس کے راہنما قاری محمد اصغر عثمانی، قاری زاہد اقبال، مولانا عبدالباقی، حاجی محمد ایوب، مولانا عبدالنعیم رحمانی، حافظ محمد یٰسین، قاری محمد طارق، مولانا غلام مرتضیٰ، مولانا عبدالشکور، مولانا محمد خالد، مولانا محمد کفایت اللہ محمود جیولر والے اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔ اجلاس سے مولانا عبدالحکیم نعمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ سال عام الحزن کا سال ہے۔ اس سال میں ہمارے بڑے بڑے اکابر اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ دریں اثنا تمام مرحومین علماء کرام کے لئے ایصال ثواب کیا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو کروٹ کروٹ سکون کی دولت سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے زیر اہتمام ختم نبوت ساہیوال کے ناظم مولانا قاری عبدالجبار کے والد کے انتقال پر ایک اجلاس منعقد ہوا۔ حضرت قاری صاحب کے والد صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور ان کے آخری ایام ذکر اللہ میں گزرے کافی عرصہ سے علیل تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ حضرت قاری عبدالجبار صاحب اور دیگر عزیز و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اجلاس میں مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری زاہد اقبال، مولانا عبدالباقی، حافظ عبدالرشید چیمہ، حافظ محمد اصغر عثمانی اور دیگر شرکاء نے شرکت کی۔

لاہور کے درودیوار پر ناموس رسالت کے قانون کے خلاف اشتہار بازی کی مذمت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ۳۱۳ رضاکار جلوس نکالنے والوں کا راستہ روکیں گے

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں الحاج بلند اختر نظامی، میاں عبدالرحمٰن، قاری محمد زبیر، سید ضیاء الحسن شاہ، حاجی طارق سعید خان، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، حاجی محمد حامد نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں آل فیتھ اسپچول موومنٹ کی طرف سے لاہور کی دیواروں پر گستاخ رسول کی سزا کے خلاف اشتہار کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کی شوروغوغا کرنے والے ملک میں امن وامان کا مسئلہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا کہ ۱۱/ جنوری کو لاہور میں آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کا اجلاس بعد نماز ظہر مرکز ختم نبوت میں بلایا گیا، جس میں اس نام نہاد احتجاج کے خلاف لائحہ عمل کا اعلان کیا گیا، تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں نے کہا کہ اگر اس مسئلہ میں کسی قسم کا احتجاج کیا گیا تو اس کا پرزور تعاقب کیا جائے گا اور مجلس کے ۳۱۳ رضاکار ہر طرح ناموس رسالت کے قانون کے خلاف احتجاج کرنے والوں کا راستہ روکیں گے۔

مولانا ضیاء القاسمیؒ، مولانا سید عبدالشکور ترمذیؒ کی وفات عالم اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے، مذکورہ بالا علماء کرام کی وفات سے خطابت، خطباء اور علماء یتیم ہوگئے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کندیاں شریف، مولانا سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم، مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ العالی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مجلس لاہور کے ناظم اطلاعات مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ فاضل اجل مولانا سید عبدالشکور ترمذیؒ، ساہیوال، سرگودھا کی وفات حسرت آیات کو ملک وملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے ان کی عظیم الشان خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ قحط الرجال کے اس دور میں مذکورہ بالا علماء کرام کا وجود نعمت خداوندی تھا۔ مولانا ضیاء القاسمیؒ کی وفات سے خطابت اور خطباء یتیم ہوگئے ہیں۔ تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین علماء کرام کو اپنی رحمت سے نوازتے ہوئے انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں، نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعائیں کی گئیں۔

آہ حافظ رشید احمدؒ جمعیت علماء اسلام پنجاب کے سالار، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کی مجلس شوریٰ کے رکن حافظ رشید احمد انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

تعزیت نامہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مرحوم نیک سیرت اور نیک صورت انسان تھے، بہت خوبیوں کے مالک تھے، مسئلہ ختم نبوت کا تحفظ ورثہ میں ملا تھا، ان کے والد محترم حاجی برکت علی مجلس احرار اسلام میں رہے، مرحوم اسی نسبت سے اپنے نام کے ساتھ احرار لکھا کرتے تھے، نیز مرحوم اپنے والد محترم کی وفات کے بعد جامعہ عثمانیہ رسول پارک کے مہتمم بھی تھے، حال ہی میں مدرسہ اور مسجد کی مشرقی جانب ایک کوٹھی خرید کر مدرسہ کی ضروریات کے لئے استعمال کرنا چاہتے

تھے بلکہ کوٹھی کا قبضہ لے چکے تھے، بندہ نے رمضان المبارک میں ان کی مسجد میں فجر کی نماز کے بعد درس دیا تو پوری کوٹھی کا وزٹ کرایا اور بہت خوش تھے اور اپنے والد محترم کی دیرینہ خواہش بتلاتے تھے۔ ۹ / شوال المکرم ۱۴۲۱ھ مطابق ۵ / جنوری ۲۰۰۱ء کا جمعہ پڑھایا اور پہلی اور دوسری رکعتوں میں ایک ایک رکوع مکمل پڑھایا جمعہ سے فراغت کے بعد جب دفتر میں تشریف لائے تو ان کے چچا نے کہا: بادٔ آج بہت لمبی قرأت کی ہے تو کہنے لگے کہ جتنا مزہ آج قرآن میں آیا، اتنا کبھی نہیں اور جی یہ چاہتا تھا کہ بہت سا قرآن پاک پڑھوں لیکن نمازیوں کا خیال مانع رہا۔

دل کا ایک اٹیک ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے ہنستا مسکراتا چہرہ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا مرحوم جوانی کی حالت میں اللہ کو پیارے ہوئے یقیناً یہ صدمہ اہل خاندان کے لئے حادثہ فاجعہ سے کم نہیں۔ اللہ پاک ان کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور انہیں جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائیں، اہل خاندان کو صبر جمیل اور آپس میں اتحاد و اتفاق کی توفیق نصیب فرمائیں ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن ان کی مغفرت کے لئے دعا گو ہیں:

ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کف دست ساقی چھلک پڑا
رہیں دل کی دل ہی میں حسرتیں کہ نشان قضا نے مٹا دیا

قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی عائد کی جائے

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیکریٹری اطلاعات فیصل آباد مولوی فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی کے قانون کی خلاف ورزی پر قصوروار قادیانی، مرزائی غیر مسلموں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس مجریہ ۱۹۸۴ء پر مؤثر عملدرآمد کرایا جائے، انہوں نے کہا کہ آئین کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی کے پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اور اس آئینی ترمیم کے مطابق قانون سازی کرتے ہوئے تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۸-بی اور ۲۹۸-سی میں ترمیم کر کے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو جرم قرار دیا گیا ہے جس کی سزا تین سال قید بامشقت جرمانہ مقرر ہے جبکہ قادیانی، مرزائی کھلے عام قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اشتعال دلاتے ہیں جبکہ حکومت پنجاب ڈویژنل ضلعی تحصیل کی انتظامیہ قادیانیوں کے خلاف قانونی کارروائی نہیں کرتی اور قادیانیوں کی دہشت گردی، اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے تخت ہزارہ جیسے واقعات رونما ہوتے ہیں اور چناب نگر میں بھی قادیانی جماعت کی غیر قانونی سرگرمیوں کا نوٹس نہیں لیا جا رہا ہے۔

گوہر شاہیوں کا اللہ دتہ مجاہد پر قاتلانہ حملہ

قصور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور تنظیم کے مخلص کارکن، بے باک، بے لوث، جنرل سیکریٹری اللہ دتہ مجاہد پر قاتلانہ حملہ کیا گیا، تفصیلات کے مطابق قصور شہر مسلسل قادیانی کیسوں کی پیروی اور گوہر شاہی فتنہ کے چیلوں کا بھرپور محاسبہ کرنے پر گوہر شوہی بوکھلا اٹھے قانونی طور پر جب کافروں نے اپنی شکست دیکھی اور جیل کی جب کالی گھٹائیں یاد آئیں تو بزدلانہ حرکت کر کے ختم نبوت کے مشن سے ہٹانے کی کوشش تیز کر دی اور جناب اللہ دتہ مجاہد پر اس وقت قاتلانہ حملہ کیا جب وہ اکیلے کچہری تاریخ پر جا رہے تھے، جب انہیں راستے میں ظالموں نے چھریوں سے حملہ کیا، انہوں نے مارنے میں کوئی کسر نہ کی لیکن اللہ تعالیٰ نے بچا لیا، یہ خبر آناً فاناً پورے قصور میں آگ کی طرح پھیل گئی، قصور میں لوگ دیوانہ وار گھروں سے باہر نکل آئے تاجروں نے فوراً دکانیں بند کر دیں علماء کرام نے عوام الناس کے جذبات کو کنٹرول کیا اور جلوس کوٹ مراد خان سے ہوتا ہوا بلدیہ چوک پر پہنچا، اے سی قصور نے قاتلوں کی گرفتاری کا مکمل یقین دلایا، مظاہرین نے جگہ جگہ ٹائر جلائے اور ختم نبوت زندہ باد، گوہر شاہی، قادیانی مردہ باد، یہ نعرہ لگا رہے تھے اور جلوس کی قیادت مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی، مولانا سرور قاسمی، چوہدری فضل حسین، چوہدری محمد اسحٰق ایڈووکیٹ، قاری یحییٰ شاہ ہمدانی، چوہدری محمد یوسف بھٹی، قاری حبیب اللہ قادری، حافظ عبداللطیف، حافظ محمد عبداللہ، حافظ محمد طارق، چوہدری میاں معصوم انصاری، چوہدری خوشی محمد کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں جلوس میں شرکت کی۔ انجمن تاجران نے ڈاکٹروں، وکلاء اور صحافی حضرات نے تمام سیاسی، مذہبی، عسکری تنظیموں نے تمام ائمہ اور خطباً مساجد نے جمعۃ المبارک میں بھرپور احتجاج کیا اور قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو سزائے موت دلوانے کا پرجوش مطالبہ کیا قصور ضلع کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تنظیم کے مبلغ مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی نے اللہ دتہ مجاہد کی عیادت کی اور بھرپور قافلہ کے ساتھ جماعتی رفقاً کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا ابھی مجاہد صاحب، زیر علاج ہیں، ان کی صحت یابی کے لئے قارئین اور قائدین ختم نبوت سے التماس ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے ضرور دعا کریں تاکہ بقیہ زندگی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اور آنے والے دجالوں کی سرکوبی کرنے کے لئے قبول فرمائے ایک قرارداد میں قاری حبیب اللہ

ختم نبوۃ

توہین رسالت قانون کے خلاف احتجاج کرنے والے یہودیوں کے ایجنٹ ہیں (مولانا محمد نذر عثمانی)

حیدر آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے کہا کہ قانون توہین رسالت تحفظ ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنایا گیا تھا، اس میں کسی قسم کی ترمیم یا تبدیلی قطعاً برداشت نہیں کی جائے گی، وہ جامع مسجد فاروق اعظم تلک چاڑی حیدر آباد میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے، انہوں نے کہا کہ آل فیتھ اسپر یچویل موومنٹ دراصل گوہر شاہی کی تنظیم ہے جو کہ اس کے دفاع کے لئے بنائی گئی ہے، اس کا سربراہ شبیر احمد گوہر شاہی کا رشتہ دار ہے اور اسی تنظیم کے نام سے گوہر شاہی نے توہین رسالت پر مبنی کتاب "دین الٰہی" شائع کی تھی۔ یہ تمام واقعات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ یہ صرف اور صرف یہودیوں کے پیسے کے بل بوتے پر نام نہاد اقلیتوں کو استعمال کیا جا رہا ہے، مولانا محمد نذر عثمانی نے کہا کہ توہین رسالت کے قانون کی دفعہ ۲۹۵-اے، بی، سی کے ناجائز استعمال کا ڈھنڈورا پیٹنے والے اس بات کو کیوں بھول جاتے ہیں کہ جن لوگوں نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ان پر اس دفعہ کا مقدمہ کیسے ناجائز ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کذاب کی وکالت کرنے والے گوہر شاہی کے کارندے دراصل اپنا جرم چھپانا چاہتے ہیں۔ مولانا محمد نذر عثمانی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ توہین رسالت کے قانون کے خلاف کی جانے والی چاکنگ، پوسٹر کو فوراً ختم کیا جائے اور اس جرم کے ارتکاب کرنے والوں کو کڑی سزا دی جائے تاکہ آئندہ اس جرم کا کوئی بھی اعادہ نہ کر سکے، اگر ایسے لوگوں کو کھلی چھوٹ دی گئی تو ختم نبوت کے جاں نثاران یہود و نصاریٰ کے ایجنٹوں کا راستہ خود روکیں گے۔

قاری، قاری مشتاق احمد، محمد یونس بھٹی، میاں معصوم انصاری، حافظ محمد حنیف ظفر ایڈووکیٹ، چوہدری فضل حسین، چوہدری محمد ریاض، حافظ عبداللطیف، مولانا سید زہیر شاہ ہمدانی، مولانا سرور قاسمی نے اس حملے کو قادیانی سازش قرار دیا ہے اور اپنے بیان میں قاتلوں کی گرفتاری اور انہیں سزائے موت دلانے کا مطالبہ کیا اور یہ تہیہ کیا ہے کہ جب تک جسم میں خون کا قطرہ باقی ہے قادیانیوں اور گوہر شاہیوں کا تعاقب جاری رکھا جائے گا۔

اوکاڑہ دھر میوالہ تحصیل دیپال پور میں گوہر شاہی فتنہ ختم ہو گیا

اوکاڑہ (نمائندہ خصوصی) چوہدری غلام عباس تمنا ایڈووکیٹ جو عرصہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تنظیم کے سرگرم مخلص بے خوف جرأتمند، بے لوث وکیل ہیں۔ انہیں دھر میوالہ کے مسلمانوں نے اطلاع دی کہ ہمارے شہر میں گوہر شاہی فتنہ پھیل رہا ہے، دفتر کھل گیا ہے گوہر شاہی فتنہ کے عقائد کا پرچار کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد کیا جا رہا ہے، تو چوہدری غلام عباس تمنا نے اپنی تمام تر مصروفیات ترک کر کے قصبہ دھیر میوالہ پہنچے، چھوٹی اور بڑی مساجد دیوبندی، بریلوی مکتب فکر کے علماً اور غیور مسلمانوں نے وکیل صاحب کے بیانات سنے ایڈووکیٹ نے قادیانی اور گوہر شاہی فتنوں سے عوام الناس کو روشناس کرایا قصبہ دھر میوالہ میں سے مولانا ندیم سرور دیگر ہزاروں لوگوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکارین اور چوہدری غلام عباس تمنا ایڈووکیٹ کا گوہر شاہی اڈہ ختم کرانے پر دھر میوالہ کے غیور مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا ہے۔

☆☆..................☆☆

بقیہ: اکھنڈ بھارت

میں بہالیا جائے۔

اس وقت سندھ میں جو فسادات رونما ہو رہے ہیں اور جس طرح خاک و خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ اس میں قادیانی نہایت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان کی ہر ممکن یہ کوشش ہے کہ خدانخواستہ پاکستان کو نقصان پہنچا کر کسی نہ کسی طرح اکھنڈ ہندوستان کا ناپاک منصوبہ مکمل کیا جائے۔ علامہ اقبال مرحوم نے قادیانیوں کا تجزیہ کرتے ہوئے پنڈت نہرو کو ایک خط میں لکھا تھا کہ:

"قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔" اس کے علاوہ اپنے ایک مقالہ میں انہوں نے تحریر کیا تھا کہ: "قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔" لہذا آج ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام محب وطن حلقے ان غداران دین و وطن کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں اور حکومت ان کا مکمل محاسبہ کرے تاکہ ان کی ملک دشمن سازشیں کامیاب نہ ہو سکیں۔"

ASD
ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز

GOLD, SILVER, BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
SHOP NO. 85, KUNDAN STREET, SARAFA BAZAR,
MITHADER, KARACHI. PHONE : 745543

ڈاکٹر محمود

حجاج کرام متوجہ ہوں!

محترم حجاج کرام:

اللہ جل جلالہ کتنے مہربان ہیں کہ لاکھوں لوگوں میں اس سال فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے آپ کو منتخب کیا۔ معبود برحق نے آپ کو منتخب کر کے اپنی محبت کا اظہار کر دیا۔ اب آپ جس قدر خشوع اور خضوع کے ساتھ اس فریضہ کی ادائیگی کریں گے، اس قدر آپ کا حج اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا۔

روانگی سفر، دوران سفر اور بعد از ادائیگی فریضہ حج بعض ذہنی و جسمانی صعوبتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں جو اس فرض کی ادائیگی کا حصہ ہیں۔ مثلاً ضعیف العمری، کمزوری صحت، مناسک حج کی ادائیگی کے دوران جسمانی مشقت نیز عزیز و احباب کا آپس میں بچھڑ جانا، گھر میں رہ جانے والے افراد کی یاد تفکرات جیسے عوامل ذہنی و جسمانی پریشانی کا سبب بن جاتے ہیں، اور فریضہ حج کی حسن ادائیگی میں رکاوٹ بن جاتے ہیں، اس رکاوٹ کے سدباب اور قرب الٰہی کے لئے چند تجاویز اور ادویات بطور زاد راہ رکھی جا سکتی ہیں۔

اگرچہ کسی مرض میں بھی از خود دوائیاں لینے کے لئے حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہئے، تاہم سفر کے دوران بعض اوقات اس اصول سے روگردانی کی جا سکتی ہے۔ ایک عازم حج کے لئے چند دواؤں کی کٹ اپنے ساتھ رکھنا فائدہ مند ہے۔ اس کے لئے ڈاکٹر کا مہر شدہ نسخہ رکھنا ضروری ہے۔ البتہ پاؤڈر یا سیرپ بالکل شامل نہ کریں، کیونکہ سعودی کسٹم کا عملہ اس معاملہ میں کڑی جانچ پڑتال کرتا ہے۔

سعودی حکومت اور حکومت پاکستان نے حجاج کرام کی سہولت کے پیش نظر کافی تعداد میں طبی مراکز قائم کئے ہیں، لیکن ان مراکز کا جب میں نے قریب سے مشاہدہ کیا تو اندازہ لگایا کہ یہاں بے پناہ رش اور دور ہونے کی وجہ سے حاجی صاحبان کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔ کبھی کبھی معمولی سا نزلہ، زکام، کھانسی اور بخار وغیرہ کی وجہ سے خانہ کعبہ میں باجماعت نماز پڑھنے سے رہ جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر دل میں خیال آیا کہ آپ لوگوں کے لئے کچھ دوائیں اور تجاویز لکھ دوں، اگر وہاں ان ادویات کی ضرورت پیش آئی اور اللہ ان ادویات سے آپ کو شفا دیں تو اس ناچیز اور جن لوگوں نے اس کار خیر میں تعاون کیا ان کو دعاؤں میں ضرور یاد رکھئے گا۔

ذہنی پریشانی اور اس کا سدباب: خود یا ساتھی کا بچھڑ جانا، جیب کا کٹ جانا، سامان کا کھو جانا، کسی بھی وجہ سے وضو کا ٹوٹ جانا۔

اکثر اوقات بزرگ حضرات رہائش اور رہائش کا راستہ بھول جاتے ہیں، اس لئے پہلے سے آپ انہیں سمجھا دیں کہ اگر مطاف میں بچھڑ جائیں تو آب زمزم کی سیڑھیوں کے پاس یا سبز بتی کے نیچے یا مقام ابراہیم کے قریب یا وہ پٹی جہاں سے طواف شروع کرتے ہیں۔ ہر نماز کے بعد آپ کا انتظار کریں، بزرگوں کے احرام کی بیلٹ میں ہاتھ سے لکھا ہوا رہائشی پتہ ضرور رکھیں۔

اگر حرم کے باہر بچھڑ جائیں تو کسی بھی دروازے کو نشانی بنالیجئے۔ مثال کے طور پر باب فہد، باب عبدالعزیز جو آپ بہتر سمجھتے ہیں اس طرح منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی نشانی رکھ لیجئے۔

احرام کی بیلٹ میں یا جیب میں صرف ضرورت کے مطابق رقم رکھئے، کمرے کو کھلا نہ چھوڑیئے اور اپنے سوٹ کیس کو اچھی طرح لاک کر کے باہر جائیے۔ اگر رقم زیادہ ہے تو باب عبدالعزیز کے دائیں جانب ایک پلیہ ہے اس کے دوسرے سرے کی بائیں ہاتھ کی پہلی گلی میں مدرسہ صولتیہ ہے آپ اپنی قیمتی چیزیں اور رقم بطور امانت رکھوا سکتے ہیں اور جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔

حرم کے اندر اگر وضو ٹوٹ جائے تو باہر نکلنے کی ضرورت نہیں باب فہد اور باب عبدالعزیز کے بیسمنٹ میں وضو کا انتظام ہے۔

جسمانی بیماری اور اس کا سدباب: سردرد اور بخار کے لئے پونستان، بروفن، کالپول ٹیبلٹس اور پیٹ کے درد کے لئے: بسکوپان پلس ٹیبلٹ، جلاب اگر پانی کی طرح ہوں: لوموٹل ٹیبلٹ، نزلہ کی صورت میں روزانہ ایک گولی زرٹیک، پیریٹون ٹیبلیٹس، سر میں شدید درد کی صورت میں Synflex & Apranax ٹیبلٹس (ایک گولی صبح ایک رات)، پٹھوں میں درد کی دوائیاں: Norgesic (ایک گولی صبح ایک رات) یا Distalgesic (ایک گولی صبح ایک رات)۔

طواف کے دوران عادت نہ ہونے کی وجہ سے پٹھوں اور جوڑوں میں شدید درد ہو جاتا ہے۔ پٹھوں اور جوڑوں کے درد کا بہترین حل پانچ وقت باجماعت نماز گھر کے قریب اور دور کی مسجد میں آج سے ادا کرنا شروع کر دیں۔ جوڑوں کے درد کے لئے Naproxen, Diclofence, Potassium نظر کے چشمے پہننے والے حاجی حضرات اپنے ساتھ دو تین اضافی چشمے لے جائیں اور اگر موتیا بن یا کالے پانی کی شکایت ہے تو بہتر ہے ابھی آپریشن کروالیجئے۔

شوگر کی زیادتی کی وجہ سے چپل کا پیروں سے نکل جانا اور معلوم نہ ہونا اس کے لئے ضروری ہے کہ شوگر کے مریض Strips والی چپل پہنیں۔

شوگر کم ہونے کی صورت میں آنکھوں کے آگے اندھیرا، دل کا تیزی سے دھڑکنا، پسینہ آنا، کپکپاہٹ ہونا، اچانک بھوک کا لگنا، اس کے لئے احرام کی بیلٹ یا کرتے کی جیب میں ایک یا دو ٹافیاں رکھنا ضروری ہے ہائی بلڈ پریشر اور دل کے مریض کے

لئے ضروری ہے طواف عمرہ اور عبادت سے فراغت کے بعد کھانا کھایئے اور خوب پیٹ بھر کر کھانے نہ کھایئے، مرغن غذاؤں سے پرہیز کریں، اگر درمیان میں بھوک لگ جائے تو ہلکی پھلکی غذا یعنی پھل کھجور یا سینڈوچ کھائیں۔ دل کے مریض: Iso. dil, gasid (زبان کے نیچے رکھنے والی گولی)، دمے کے مریض: inhaler احرام کی بیلٹ میں ضرور ساتھ رکھیں۔

خواتین ایام ماہواری کو روکنے کے لئے: Primolut ٹیبلٹ ایام شروع ہونے سے پانچ دن پہلے شروع کر دیں۔

ترکیب استعمال: ایک گولی دن میں تین مرتبہ حج ادا ہونے تک استعمال کریں، یہ خیال رہے کہ دوائی حاملہ عورت کو استعمال نہیں کرنی چاہئے، اس دوائی کا استعمال لیڈی ڈاکٹر کے مشورے سے کریں۔

میدان عرفات، مزدلفہ اور منیٰ میں قیام کے دوران ہلکی غذا کا استعمال کریں۔ عرفات اور منیٰ جانے سے پہلے ہر حاجی کو چاہئے کہ گلوکوز ڈی خرید لیں، گرمی کی وجہ سے چٹکی بھر نمک کے ساتھ ملا کر پیتے رہیں، شوگر کے مریض استعمال نہ کریں۔ مدینہ منورہ مسجد نبوی کے باب جبرائیل کے سامنے ٹیلیفون بوتھ نصب ہیں، اس کے اور طبی مرکز موجود ہے جو چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے۔

ان ادویات کے بارے میں لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ حضرات کا قیمتی وقت صرف رضائے الٰہی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے عبادت میں گزرے اور دوسری وجہ دوائیں وہاں بہت مہنگی ہیں۔

حجاج کرام سے دلی درخواست ہے کہ وہ بارگاہ الٰہی میں مسلمانان عالم کے لئے جو آج دنیا کے ہر حصہ میں طاغوتی قوتوں کے خلاف صرف اللہ کے لئے جہاد کر رہے ہیں، سرخروئی اور کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔

☆☆..................☆☆

"تبلیغ"

"تبلیغ" پہنچانے کو کہتے ہیں، مذہبی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ کی ہدایت لوگوں تک پہنچانا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ انسان اگرچہ اپنی عملی زندگی میں تصرف اختیار کرنے کی پوری آزادی رکھتے ہوئے نیکی کرسکتے ہیں یا بدی کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔ مگر اتمام حجت کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں تک اپنی ہدایت پہنچانے کے لئے مختلف زمانوں میں پیغمبر علیہم السلام بھیجے تاکہ قیامت کے روز لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ اگر انہیں ہدایت ملتی تو وہ ضرور نیکی ہی کرتے۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد ان کے پیروؤں کا فرض ہوتا ہے کہ تبلیغ دین کریں۔ چنانچہ ہر مسلمان پر حسب استطاعت فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ دین کی جو بات جانتا ہے اسے لوگوں تک پہنچائے۔

مولانا غلام رسول کھوکھر

مولانا لقمان علی پوریؒ

جمعیت اور مجلس ختم نبوت کی جماعتیں ان کا اوڑھنا بچھونا بن گئیں۔ ایسا بہت کم ہوا کہ موصوف ملتان تشریف لائے ہوں اور مجلس کے دفتر میں حاضری نہ دی ہو۔ اپنے احکامات اور تقاریر میں یہ جملہ اکثر فرماتے کہ دفتر مرکزیہ ختم نبوت ملتان کے گیٹ میں جو پیسہ آگیا اس کو بے جا خرچ کرنیکا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ بہر حال بہت وضع دار آدمی تھے۔ کسی ڈاکٹر نے موصوف کو چیک کیا تو کہنے لگا کہ یہ آدمی زندہ کیسے ہے؟

بہر حال ان کی خوش طبعی نے انہیں چاک وچوبند رکھا ہوا تھا۔ اللہ پاک ان کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرماکر انکی خطاؤں اور لغزشوں سے درگزر فرمائیں اور ان کیساتھ اپنے شایان شان معاملہ فرمائیں۔ مولاناؒ کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا مدتوں پر نہیں ہو سکے گا۔ دین پور شریف میں ان کی تدفین ان کی خوش قسمتی ہے کہ اپنے مرشد عالی مقام کے جوار میں جگہ ملی کیوں نہ ملتی ان کی مٹی جو یہاں کی تھی۔ ان معروضات کو ایک شعر پر ختم کرتا ہوں جو موصوف اکثر پڑھا کرتے تھے۔

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں
بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

تاریخی ڈائری

حول منی ولا قوۃ" تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

سبحان اللہ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے نہ صرف نیا لباس زیب تن کرتے وقت بلکہ ہر ایک نیک عمل کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے پیش نظر ہونا چاہئے۔

☆☆..................☆☆

فون: 745573

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

ایڈریس: شاپ نمبر: N - 91 صرافہ بازار، میٹھادر، کراچی

صراطِ مُستقیم

مفتی محمد جمیل خان

حضور علیہ السلام کی حقیقت :

سورۃ التغابن آیت نمبر ٦ :

ترجمہ : "یہ اس لئے کہ ان کے پاس پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آتے تو یہ کہتے کہ کیا آدمی ہمارے ہادی بنتے ہیں؟ تو انہوں نے (ان کو) نہ مانا اور منہ پھیر لیا اور خدا نے بے پروائی کی، اور خدا بے پروا (اور) سزاوار حمد و (ثنا) ہے۔"

تشریح : یعنی کیا ہمارے ہی جیسے آدمی کو ہادی اور رسول بنا کر بھیجا گیا۔ بھیجنا ہی تھا تو آسمان سے کسی فرشتے کو بھیجا جاتا گویا ان کے نزدیک ایک بشر رسول ہو ہی نہیں سکتا، اسی لئے انہوں نے کفر اختیار کیا اور رسولوں کی بات ماننے سے انکار کیا، اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو لوگ رسول کو بشر کہتے ہیں ان کو کافر کہنا انتہا درجہ کی جہالت ہے۔

موت نبی اور غیر نبی سب کے لئے حق ہے :

ترجمہ : "اے پیغمبر تم بھی مر جاؤ گے اور یہ بھی مر جائیں گے۔"

تشریح : کافر اس بات کی تمنا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ختم ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ : "اے نبی ہمیشہ کی زندگی نہ تو آپ کے لئے ہے اور نہ ان کافروں کے لئے، موت تو آپ کو بھی آئے گی اور ان کو بھی قبرستان لے جائے گی تو پھر ان کا آپ کی موت کی تمنا اور انتظار کرنا صرف بدوائی اور بیوقوفی ہے۔"

روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو حضرت عمرؓ کو یقین نہ آیا اور آپؓ نے کہا کہ جو کوئی یہ کہے گا کہ آپؐ رحلت فرما گئے ہیں تو میں اس کا سر تلوار سے (جو ننگی ہاتھ میں لئے ہوئے تھے) اڑا دوں گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے یہ سنا تو حضرت عمرؓ سے کہا کہ تلوار کو نیام میں کیجئے اور منبر پر چڑھ کر آیت پڑھی تب سب کو یقین ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے ہیں۔

قوم ثمود کا حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلانا :

سورۃ قمر آیت نمبر ٢٥ :

ترجمہ : "کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ جھوٹا خود پسند ہے، ثمود نے بھی ہدایت کرنے والوں کو جھٹلایا اور کہا کہ بھلا ایک آدمی جو ہم ہی میں سے ہے، ہم اس کی پیروی کریں؟ یوں ہو تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے۔"

تشریح : یعنی حضرت صالح علیہ السلام پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں، تو کیا یہی ایک پیغمبری کے لئے رہ گئے تھے۔ سب جھوٹ ہے، خواہ مخواہ بڑائی مارتا ہے کہ خدا نے مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے اور ساری قوم کو اطاعت کا حکم دیا ہے۔ یعنی حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور کسی ایک نبی کو جھٹلانے کا مطلب سب کو جھٹلانا ہے، یہ تو ہمارے جیسا آدمی ہے اور نبی کا دعویٰ کر کے ہم کو اپنے ماتحت کرنا چاہتا ہے۔ اگر ہم اس کا کہا مان گئے تو ہم بے وقوف اور دیوانے گنے جائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر قرآن میں :

سورۃ مائدہ آیت نمبر ١١٠ :

ترجمہ : "جب خدا عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر تمہاری والدہ پر کئے جب میں نے روح القدس (یعنی جبرئیل) سے تمہاری مدد کی، تم جھولے میں اور جوان ہو کر (ایک ہی نسق پر) لوگوں سے گفتگو کرتے تھے، اور جب میں نے تم کو کتاب اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائی اور جب تم میرے حکم سے مٹی کا جانور بنا کر اس میں پھونک مار دیتے تھے تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا تھا اور مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے (چنگا) ٹھیک کر دیتے تھے اور مردے کو (زندہ کر کے قبر سے) نکال کھڑا کرتے تھے اور جب میں نے بنی اسرائیل (کے ہاتھوں) کو تم سے روک دیا جب تم ان کے پاس کھلے ہوئے نشان لے کر آئے تو جو ان میں سے کافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔"

تشریح : یوں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کا واسطہ ہر پیغمبر سے رہا ہے، مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے خاص زیادہ ہی تعلق تھا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جبرئیل علیہ السلام کی پھونک سے پیدا ہوئے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت جبرئیل کی طرف سے خاص مدد ملتی رہی۔ آج کل دنیا میں بجلی کے ذریعے کیسے کیسے عجیب و غریب کام ہوتے ہیں، ہوائی جہاز، ٹی وی، بجلی کے پنکھے وغیرہ سب بجلی سے چلتے ہیں، بلکہ کئی ایک

ڈاکٹر اس سے بیماریوں کا علاج بھی کرتے ہیں تو اس جیسی مادی چیز (یعنی بجلی) سے ایسے حیرت انگیز کام ہو سکتے ہیں تو اس سے کئی گنا زیادہ طاقتور روحانی طاقت سے جو بھی کام ہوں وہ کم ہیں، جبرئیل علیہ السلام چونکہ روحانی طاقت کے خزانہ کی طرح تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ پیغمبر تھے اور جبرئیل علیہ السلام کا ان سے خاص واسطہ تھا تو ان کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچپن میں بڑوں کی طرح بات کر سکتے تھے۔ خدا کے حکم سے ایسا پتلا بناتے کہ اس میں پھونک مارتے تو اللہ کے حکم سے اس میں جان پڑجاتی تھی، صدیوں پہلے مرے ہوئے لوگوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب ایسے معجزے دکھائے اور دلائل سے اپنی نبوت ثابت کی تو یہودی آپ کے دشمن ہو گئے اور آپ کے معجزات کو جادو اور آپ کو جادوگر کہنے لگے اور آپ کی جان کے دشمن ہو گئے، مگر اللہ نے آپ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھالیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تورات کے لئے مصدق ہونا:

سورۂ مائدہ آیت نمبر ۴۶:

ترجمہ: "اور ان پیغمبروں کے بعد انہیں کے قدموں پر ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتے تھے، اور ان کو انجیل عنایت کی، جس میں ہدایت اور نور ہے، اور تورات کی جو اس سے پہلی (کتاب) ہے تصدیق کرتی ہے، اور پرہیزگاروں کو راہ بتاتی اور نصیحت کرتی ہے۔"

تشریح: یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنے سے پہلے پیغمبروں کے نقش قدم پر چلتے تھے اور خود اپنی زبان سے تورات کی تصدیق کرتے تھے، اور ان کو جو کتاب (انجیل) دی گئی تھی وہ بھی تورات کی تصدیق کرتی تھی اور انجیل کی نوعیت بھی نور ہدایت ہونے میں تورات کی طرح تھی اور دونوں میں شریعت کے احکام کے اعتبار سے بہت ہی کم فرق تھا تو عیسائیوں کو فرمایا گیا کہ تم کو (یعنی عیسائیوں) کو انجیل کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

تورات میں حضرت داؤد علیہ السلام کے معجزات کا ذکر:

سورۂ سبا آیت نمبر ۱۰:

ترجمہ: "اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے برتری بخشی تھی، اے پہاڑو! ان کے ساتھ تسبیح کرو اور پرندوں کو (ان کا مسخر کردیا) اور ان کے لئے ہم نے لوہے کو نرم کردیا۔"

تشریح: یعنی نبوت کے ساتھ غیر معمولی سلطنت عنایت کی، حضرت داؤد علیہ السلام کبھی کبھی جنگل میں نکلتے، خدا کو یاد کرتے، خوف الٰہی سے روتے، تسبیح میں مشغول رہتے اور خوش آوازی سے زبور پڑھتے، اس کی عجیب و غریب تاثیر سے پہاڑ بھی ان کے ساتھ تسبیح پڑھنے لگتے اور پرندے ان کے گرد جمع ہو کر اسی طرح آواز نکالتے۔ اللہ نے اپنے خاص فضل سے ان کو یہ خاص بزرگی عطا فرمائی تھی، ایک اور معجزہ اللہ نے آپ کو دیا تھا جو یہ تھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے لوہے کو موم کی طرح جیسے موڑنا چاہتے موڑ لیتے، چنانچہ آپ علیہ السلام اس طرح اوزار بنا کر بیچ کر اپنا گزارہ کرتے تھے تاکہ بیت المال پر آپ علیہ السلام کے اخراجات کا بار نہ پڑے۔

اللہ کا حضور ﷺ کو موسیٰؑ اور فرعون کا قصہ سنانا:

سورۂ القصص آیت نمبر ۳:

ترجمہ: "(اے محمدؐ) ہم تمہیں موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے کچھ حالات مومن لوگوں (کے سنانے) کے لئے صحیح صحیح سناتے ہیں۔"

تشریح: یعنی اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے حالات بتاتے ہیں کہ فرعون کے مقابلہ میں بنی اسرائیل کمزور تھے، مگر اللہ نے بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ کامیاب کیا، تو اسی طرح مسلمان جو فی الحال مکہ میں قلیل اور کمزور نظر آتے ہیں اپنے بے شمار طاقتور حریفوں کے مقابلے میں کامیاب ہوں گے۔

کفار بھی جانتے تھے کہ نبی حق لایا ہے لیکن ہم:

سورۂ مومن آیت نمبر ۷۰:

ترجمہ: "کیا یہ کہتے ہیں کہ اسے سودا ہے (نہیں) بلکہ وہ ان کے پاس حق کو لے کر آئے ہیں تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے ہیں۔"

تشریح: یعنی سودائیوں اور دیوانوں کی باتیں کہیں ایسی پکی ہوتی ہیں، حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ بھی محض زبان سے کہتے تھے، دل ان کا جانتا تھا کہ بیشک جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں حق ہے، پر حق بات چونکہ ان کی غرض و خواہشات کے موافق نہ تھی، اس لئے بری لگتی تھی اور قبول کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوتے تھے۔

منہ مانگے معجزہ کا اظہار ضروری نہیں:

سورۂ رعد آیت نمبر ۲۷:

ترجمہ: "اور کافر کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی؟ کہہ دو کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو (اس کی طرف) رجوع ہوتا ہے اس کو اپنی طرف کا رستہ دکھاتا ہے۔"

تشریح: یعنی اللہ پر یہ ضروری نہیں کہ اللہ اپنی حکمت کے مطابق ہر ایک کو ہدایت دے کر سیدھے راستہ پر لے آئے، یا معجزات ہوتے ہوئے

بھی بھی طلب کردہ معجزات بھیج کر زبردستی ہدایت پھیلائے بلکہ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ جان بوجھ کر گمراہی پسند کرنے والوں کو گمراہی میں لگا رہنے دے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ قرآن کی زبانی :

سورۂ نمل آیت نمبر ۳۸ تا ۴۰ :

ترجمہ :"(سلیمانؑ نے) کہا کہ اے دربار والو کوئی تم میں ایسا ہے کہ قبل اس کے کہ وہ لوگ فرمانبردار ہو کر ہمارے پاس آئیں ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے، جنات میں سے ایک قوی ہکل جن نے کہا کہ قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں میں اس کو آپ کے پاس لا حاضر کرتا ہوں اور مجھے اس پر قدرت (بھی) حاصل ہے (اور) امانتدار (بھی) ہوں۔ ایک شخص جس کو کتاب (الٰہی) کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے پہلے اسے آپ کے پاس حاضر کئے دیتا ہوں جب (سلیمانؑ نے) تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفران نعمت کرتا ہوں اور جو شکر کرتا ہے تو میرا پروردگار بے پرواہ (اور) کرم کرنے والا ہے۔"

تشریح: جب بلقیس کو یقین ہو گیا کہ حضرت سلیمانؑ سے لڑنا فائدہ مند نہیں ہے تو وہ حضرت سلیمانؑ کے پاس حاضری دینے روانہ ہو گئی، جب وہ شام کے قریب پہنچی تو حضرت سلیمانؑ نے اپنے درباریوں سے فرمایا کہ تم میں کوئی ہے کہ بلقیس کے یہاں پہنچنے سے پہلے اس کا شاہی تخت میرے سامنے لے آئے؟ حضرت سلیمانؑ کا ان میں یہ مقصد تھا کہ بلقیس پر یہ ظاہر ہو جائے کہ حضرت سلیمان صرف بادشاہ ہی نہیں ہیں بلکہ پیغمبر بھی ہیں۔

حضرت سلیمانؑ کا دربار روزانہ ایک مقررہ وقت تک لگتا تھا، حضرت سلیمانؑ نے اپنے درباریوں سے پوچھا کہ تم میں ایسا کوئی ہے کہ دربار ختم ہونے سے پہلے بلقیس کا تخت یہاں لے آئے تو ایک جن نے کہا کہ وہ حاضر کر سکتا ہے، مگر اس میں کچھ وقت لگتا تو سلیمانؑ سے ایک اہل علم نے کہا کہ میں اپنے قوت بازو سے بہت جلد تخت کو اٹھا کر لا سکتا ہوں، اللہ نے مجھے طاقت دی ہے اور میں معتبر بھی ہوں اور اس لئے اس میں خیانت بھی نہ ہو گی (خیانت نہ ہو گی اس لئے کہا گیا کیونکہ تخت میں قیمتی جواہرات لگے ہوئے تھے)۔

قرآن میں حضرت سلیمانؑ کے معجزات کا ذکر :

سورۂ سبا آیت نمبر ۱۲ :

ترجمہ : "اور ہوا کو (ہم نے) سلیمانؑ کا تابع کر دیا تھا اس کی صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ ہوتی اور شام کی منزل بھی مہینے بھر کی ہوتی، اور ان کے لئے ہم نے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا اور جنوں میں سے ایسے تھے جو ان کے پروردگار کے حکم سے ان کے آگے کام کرتے تھے، اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھرے گا اس کو ہم (جہنم کی) آگ کا مزہ چکھائیں گے۔"

تشریح : حضرت سلیمانؑ کا ایک بہت بڑا تخت تھا، جس پر ان کی پوری فوج آ جاتی تھی اور اس تخت کو ہوا اڑا لے جاتی تھی اور شام سے یمن اور یمن سے شام کا راستہ مہینوں کا گھنٹوں میں طے کر لیتے تھے، کہتے ہیں اللہ نے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ یمن کی طرف نکال دیا تھا۔

جنات اس تانبے کو بڑے بڑے سانچوں میں ڈال کر بڑے بڑے برتن (دیگیں اور لگن وغیرہ) تیار کرتے تھے، بہت سے جن، جن کو دوسری جگہ شیاطین بھی کہا گیا ہے معمولی قلیوں اور خدمت گاروں کی طرح کام میں لگے رہتے تھے، اللہ کا حکم تھا کہ سلیمانؑ کی اطاعت کریں ذرا سرکشی کی تو آگ میں پھونک دیا جائے گا۔

پیغمبر اور قرآن کے چھوڑنے والوں کا انجام :

سورۂ فرقان آیت نمبر ۲۷ تا ۳۰ :

ترجمہ : "اور جس دن (ناعاقبت اندیش) ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا (اور) کہے گا کہ اے کاش میں نے پیغمبر کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا، ہائے شامت کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا، اس نے مجھ کو (کتاب) نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا، اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے، اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔"

تشریح :اوروں کے بہکانے کی وجہ سے اسلام سے بھٹکے اور سیدھا نیکی کا راستہ اختیار نہ کرنے والے مارے حسرت اور ندامت کے اپنے ہاتھ کاٹیں گے اور افسوس کریں گے کہ ہم شیطان کے بہکانے میں آ گئے اور رسول خدا کا راستہ اختیار نہ کیا، اسی لئے آج یہ دن دیکھنا پڑا، اور پچتائیں گے کہ افسوس ایسے لوگوں سے دوستی نہ ہوئی ہوتی اور ان کو دوست نہ سمجھتے حالانکہ پیغمبر کی نصیحت اور کتاب مجھ کو پہنچ چکی تھی جو ہدایت کے لئے کافی تھی اور ممکن تھا کہ مرے دل میں گھر کر لے مگر اس کمبخت کی دوستی نے تباہ کیا اور دل کو اس طرف متوجہ نہ ہونے دیا اور مجھے برباد کیا۔ حقیقت میں شیطان بروں کی دوستی میں پھنسا کر اور دھوکہ دے کر خراب کرتا ہے۔ اسی لئے برے لوگوں کی دوستی کو شیطان کا دھوکہ سمجھ کر ہمیشہ اس سے دور ہی رہنا چاہئے۔ جب ضدی اور ہٹ دھرم لوگوں نے قرآن مجید کی طرف کوئی دھیان نہ دیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے فریاد کی کہ میری

ختم نبوۃ

قوم قرآن کو بھواس بتلاتی ہے اور جب تلاوت کی جاتی ہے اس وقت شور مچاکر دوسروں کو بھی سننے سمجھنے نہیں دیتے۔ اس آیت میں کافروں کی طرف اشارہ ہے تاہم قرآن کی تصدیق نہ کرنا، اس کو پڑھ کر اس میں غور نہ کرنا اور نہ سمجھنا اور اس پر عمل نہ کرنا اور اس کے بجائے کھیل کود اور دوسری دنیوی حقیر چیزوں میں وقت گزارنا بھی قرآن کو چھوڑنے اور جھٹلانے کے برابر ہے۔

ہر نبی قوم کو تبلیغ مال و دولت لالچ کے بغیر کرتا ہے :

سورۂ ھود آیت نمبر ۲۹ :

ترجمہ : "اور اے قوم! میں اس (نصیحت) کے بدلے تم سے مال و زر کا خواہاں نہیں ہوں میرا صلہ تو خدا کے ذمہ ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں میں ان کو نکالنے والا بھی نہیں ہوں، وہ تو اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو۔"

تشریح : یعنی انسان کسی بھی مادی فائدہ کی خاطر جھوٹ بولتا ہے، جبکہ مجھے نبوت کے بدلے میں دھن دولت یا کسی اور دنیوی چیز کا لالچ نہیں، میں تو آخرت میں صرف خدا ہی سے بدلہ چاہتا ہوں تو پھر مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے؟ تو یہ بات بذات خود میری سچائی کی دلیل ہے تو پھر بھی سچائی پر شک کرنا بے وقوفی ہے، پھر کافر کہتے تھے کہ ایمان لانے والے کمینے اور رذیل لوگوں کو آپ اپنے سے دور کریں تاکہ ہم آپ کے پاس بیٹھ سکیں، تو جواب میں حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ : "جن ایمان والوں کو اللہ کے یہاں عزت و اکرام ملتا ہے ان کو میں اپنے سے الگ کیسے کروں؟ تم تو نادانی اور بے وقوفی سے ان کی قدر نہیں کرتے۔"

انبیاءؑ کے جھٹلانے والوں کا انجام :

سورۂ یوسف آیت نمبر ۱۰۹ :

ترجمہ : "اور ہم نے تم سے پہلے بستیوں کے رہنے والوں میں سے مرد ہی بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے، کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر (و سیاحت) نہیں کی کہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیا ہوا؟ اور متقیوں کے لئے آخرت کا گھر بہت اچھا ہے، کیا تم سمجھتے نہیں؟"

تشریح : یعنی پہلے بھی ہم نے آسمان کے فرشتے نبی بنا کر نہیں بھیجے، پہلے والے نبی بھی انسانی بستیوں کے رہنے والے مرد ہی تھے، پھر دیکھ لو کہ ان کے جھٹلانے والوں کا کیا حشر ہوا؟ بعض اوقات دنیا میں کافروں کو بھی عیش نصیب ہو جاتا ہے، مگر خالص آخرت کی بہتری تو صرف ان ہی لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو شرک و کفر سے پرہیز کرتے ہیں۔ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی عورت کو نبی نہیں بنایا گیا اور نہ ہی جنگلی گنواروں ہی میں سے کوئی نبی مبعوث ہوا۔

نبی اور امت ہر ایک کی ذمہ داری کا تعین :

سورۂ نحل آیت نمبر ۴۴ :

ترجمہ : "(اور ان پیغمبروں کو) دلیلیں اور کتابیں دے کر (بھیجا تھا) اور ہم نے تم پر بھی یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں پر نازل ہوئے ہیں وہ ان پر ظاہر کر دو، اور تاکہ وہ غور کریں۔"

تشریح : یعنی پہلے نبیوں کو معجزات اور کتابیں دے کر بھیجا تھا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس کتاب یعنی قرآن مجید اتارا۔ یہ قرآن جو تمام پچھلی کتابوں کا خلاصہ اور انبیاءؑ کے علوم کی مکمل یادداشت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام یہ ہے کہ اس کتاب کے مضامین خوب کھول کھول کر اور تفصیل سے بتائیں، اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا وہی مطلب معتبر ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے موافق ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تو قرآن کھول کھول کر بیان کرنا ہے اور لوگوں کا کام غور و فکر کرنا۔

☆☆..................☆☆

فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد

ملک و قوم اور عالم اسلام کے خلاف اس فتنے کی سازشوں سے باخبر رہنے کے لئے

ہفت روزہ ختم نبوۃ کا مطالعہ کیجئے

تازہ شمارہ اپنے قریبی نمائندہ ختم نبوت سے طلب فرمائیں

رابطہ :

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون : ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس : ۷۷۸۰۳۴۰

تحریر: حافظ محمد امیر معاویہ ڈی آئی خان

اتوار کی چھٹی غیر مسلموں سے مشابہت

پچھلے دنوں وزیر داخلہ جناب معین حیدر صاحب کا بیان آیا کہ اسلام میں جمعہ کی چھٹی کا کوئی ذکر نہیں۔ حالانکہ اسکے احکام موجود ہیں آگے چل کر ان پر بحث کرتا ہوں۔ سب سے پہلی گزارش ہے کہ یہاں پاکستان میں ایک رواج بن چکا ہے کہ اسلام کے بارے میں جسکا جو جی چاہے منہ میں آئے اسکو زبان پر لے آتا ہے وزیر داخلہ صاحب پہلے بھی اس قسم کے بیانات داغتے رہے ہیں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اتوار کی چھٹی کا ذکر کون سے اسلام میں ہے؟

دوسری بات یہ کہ آپ اس ملک میں کون سے اسلام، کون سے آئین اور کون سے قانون کے ساتھ حکومت کر رہے ہیں؟

اسلام میں تو عیدین کی چھٹی کا ذکر موجود نہیں ہے۔ ربیع الاول کی چھٹی کا ذکر موجود نہیں ہے۔ قرآن کریم میں تین آسمانی مذہب رکھنے والی قوموں کا ذکر موجود ہے مسلمان، یہودی اور عیسائی۔ یہودیوں کے بارے میں ہے کہ وہ ہفتہ کے دن چھٹی کیا کرتے تھے۔ عیسائیوں کے بارے میں ہے کہ وہ اتوار کی چھٹی کیا کرتے تھے تاکہ وہ عبادت کر سکیں۔ اب بھی یہودی ہفتہ کے دن چھٹی مناتے ہیں اور عیسائی اتوار کے دن۔ تو پھر مسلمان اپنا تشخص واضح کرنے کے لئے جمعہ کی چھٹی کیوں نہیں کر سکتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اللہ پاک قیامت میں اسکا حشر اسی کے ساتھ کریں گے۔ ایک مرتبہ چند صحابہ کرامؓ نے دسویں محرم کو روزہ رکھا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کس لئے روزہ رکھا ہے تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یہودی لوگ حضرت موسیٰؑ کی فرعون سے نجات کی خوشی میں اسی دن روزہ رکھتے ہیں، حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے برحق پیغمبر تھے لہٰذا ہم بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کیلئے ان کی یاد میں روزہ رکھے ہوئے ہیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ سال زندگی رہی تو ۹/۱۰ یا پھر ۱۰/۱۱ محرم کو روزہ رکھیں گے تاکہ یہودیوں سے مشابہت نہ ہو۔ اللہ جل شانہ کے پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سال میں ایک دن بھی غیروں کی مشابہت پسند نہیں فرماتے اور ایک پاکستان ہے جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا سال کے ۵۲ ہفتے غیروں کی مشابہت کرتے ہوئے اتوار کی چھٹی کرتے ہیں جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کی تو انہوں نے جنرل صاحب سے یہ بھی کہا تھا کہ آپ جمعہ کی چھٹی بحال کریں انہوں نے کہا اسکو آنے والی اسمبلی کیلئے رہنے دیں اس بارے میں اسمبلی فیصلہ کرے گی تو مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ جب جمعہ کی چھٹی نافذ ہوئی تو اس وقت کے وزیر اعظم (ذوالفقار علی بھٹو) نے اپنے ایک فرمان کے ذریعے نافذ کیا جب جمعہ کی چھٹی معطل کی گئی تو اس وقت کے وزیر اعظم (میاں محمد نواز شریف) نے اپنے ایک فرمان کے ذریعہ۔ جب نافذ ایک فرمان کے ذریعہ ہو سکتی ہے جب معطل ایک فرمان کے ذریعہ ہو سکتی ہے تو پھر بحال ایک فرمان کے ذریعہ کیوں نہیں ہو سکتی۔

۱۔ سورۃ الجمعہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب جمعہ کی نماز کے لئے بلایا جائے تو اپنے کام / کاروبار چھوڑ کر اللہ کے ذکر کیلئے دوڑ کر آیا کرو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اسی سے چھٹی کا مسئلہ کا استنباط ہوتا ہے۔

۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے کہ میری اور خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو کیونکہ یہ ہدایت یافتہ ہیں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ صحابہ کرامؓ ستاروں کی مانند ہیں جنکی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ اکثر صحابہ کرامؓ جمعہ کے دن کام کاج نہیں کرتے تھے بلکہ تیار ہو کر مسجد میں آجاتے تھے اور پھر جمعہ کی نماز پڑھتے تھے کہ انہوں نے سرکاری طور پر جمعہ کی چھٹی نافذ کر دی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واضح ارشاد صحابہ اکرامؓ کے طرز عمل عمر فاروقؓ کے اس حکم کے بعد بھی کوئی گنجائش رہ جاتی ہے کہ وزیر داخلہ صاحب فرماتے ہیں کہ اسلام میں جمعہ کی چھٹی کا کوئی تصور نہیں۔ سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے جس وقت جمعہ کی چھٹی معطل کر کے اتوار کی چھٹی نافذ کی

تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم یہ قدم اس معیشت کی بہتری کیلئے اٹھا رہے ہیں۔ صاحبان اقتدار بتائیں کہ کتنی بہتری ہوئی جس وقت اتوار کی چھٹی نافذ کی گئی تھی اس وقت ڈالر ۲۵ روپے کا تھا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ڈالر ۶۱ / ۶۲ روپے کا ہے۔ اُس وقت قرضہ ۲۵ ارب ڈالر تھا اب ۴۰ ارب ڈالر ہے۔

کہا گیا تھا کہ جن ملکوں سے ہماری لین دین ہے وہاں اتوار کو چھٹی ہوتی ہے اور ہماری چھٹی جمعہ کو ہوتی ہے اتوار کے دن ہم ان کے ساتھ جمعہ کے دن وہ ہمارے ساتھ رابطہ نہیں کر سکتے۔

ہماری اکثر لین دین جاپان کے ساتھ ہے اگر اوقات کا موازنہ کیا جائے تو جس وقت جاپان میں بنک وقت ختم ہوتا ہے وہاں دوپہر کا ایک بج چکا ہوتا ہے اس وقت پاکستان کا بنک وقت ۹ بجے شروع ہو رہا ہوتا ہے اگر آسٹریلیا کے ساتھ لین دین ہو تو وہاں اس وقت دوپہر کے دو بجے ہوتے ہیں۔ اسی طرح برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک کے اوقات پر نظر ڈالئے۔ پاکستان کے اوقات ایک بجے دوپہر ختم ہو جاتا ہے تو وہاں پر صبح کے ۹ بجے ہوتے ہیں۔ امریکہ اور پاکستان کے وقت میں دس گھنٹے کا فرق ہے ہمارے دوپہر کے ایک بجے امریکہ میں "رات" کے تین بجے ہوتے ہیں۔ رہے اسلامی ممالک تو وہاں پر اکثر ملکوں میں جمعہ کی چھٹی ہوتی ہے خصوصاً عرب ممالک میں۔

ثابت ہوا کہ اتوار کی چھٹی محض غیر مسلموں سے مشابہت ہے اس میں نہ تو دنیاوی فائدہ ہے اور نہ دینی۔ لہٰذا اسلامیان پاکستان کا مطالبہ صحیح ہے کہ اسلامی تشخص کی علامت جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے۔

☆☆..................☆☆

شورش کاشمیری مرحوم

ناموس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاسبانوں کی ضرورت ہے

ضرورت ہے سیاسی نوجوانوں کی ضرورت ہے
مجھے اس مملکت کے پاسبانوں کی ضرورت ہے

لرز جائے زمین قادیاں جن کے تہور سے
اب ایسے انقلاب آور نشانوں کی ضرورت ہے

وضاحت کر نہیں سکتا، مگر آواز دیتا ہوں
کہ اس کرب و بلا میں سخت جانوں کی ضرورت

کہاں ہیں سید الکونینؐ کی امت کے دیوانے
کہ ناموس نبیؐ کے پاسبانوں کی ضرورت ہے

اٹھ آئے تھے جو تاریخ میں کشور کشا ہو کر
یہاں اسلام کو ان تیغ رانوں کی ضرورت ہے

عزیز و شاعر مشرق کا لہجہ ڈھونڈ کر لاؤ
سواد ایشیا کو خوش بیانوں کی ضرورت ہے

ردقادیانیت پر علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس

- ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے ردقادیانیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علماء کرام کی سہ ماہی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
- ......10 ذیقعدہ 1421ھ سے سہ ماہی کلاس جاری کی جارہی ہے۔
- ...... جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں۔
- ...... کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا جید جدامیں سندیافتہ ہونا ضروری ہے۔
- ......ان حضرات کو قیام وخوراک کے علاوہ آٹھ سوروپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
- ......ذوق مناظرہ اور شوق تبلیغ رکھنے والے حضرات جو امتحان میں باصلاحیت معلوم ہوں انہیں حسب ضرورت مجلس کے شعبہ تبلیغ میں خدمات کا موقع دیا جاسکتا ہے۔
- ......جملہ خواہش مندر فقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں اور سندات ہمراہ لف کریں۔
- ......تعلیم 10 ذیقعدہ کو شروع ہو جائے گی۔

درخواست ورابطہ کیلئے:

مرکزی ناظم اعلیٰ

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122